عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

صفر المظفر ۱۴۱۸ھ

۲

جون ۱۹۹۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ
وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ○

یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ○ صدق اللہ العظیم

کتبہ
محمد امان اللہ قادری، گوجرانوالہ تلمیذ سید الخطاطین، سید نفیس رقم مدظلہ

زیر سرپرستی خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ * پیر طریقت حضرت سید انورحسین نفیس رقم مدظلہ

لولاک ذرہ زجہان محمدؐ است

ماہنامہ لولاک ملتان

ترجمان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

بیاد مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا

تاج محمود رحمتہ اللہ علیہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قیمت فی شمارہ=/10 روپے سالانہ=/100 روپے بیرون ملک=/1000 روپے پاکستانی

جلد 1 شمارہ ۲

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
صاحبزادہ محمد عابد
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا بشیر احمد
مولانا جمال اللہ الحسینی
مولانا خدابخش شجاع آبادی
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا حفیظ الرحمان
مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد نذر عثمانی
مولانا فقیر اللہ اختر
چوہدری محمد اقبال
مولانا قاضی احسان احمد

چیف ایڈیٹر
* صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر
* چوہدری حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
* رانا محمد طفیل جاوید

ناظم
* قاری محمد حفیظ اللہ

پتہ:- دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ✆ : 514122

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: الکتاب گرافکس کمپیوٹر پبلشرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

تشکیل

اداریہ	ادارہ	۳
حیات عیسیٰ علیہ السلام پر تقریر	مولانا لال حسین اخترؒ	۶
صدائے حرم کعبہ	ادارہ	۱۳
قادیانی شبہات کے جوابات	ادارہ	۱۵
مسیحی اعتراضات کے جوابات	مولانا لال حسین اخترؒ	۲۰
مجلس تحفظ ختم نبوت کے امراء	مولانا تاج محمودؒ	۲۲
جماعتی سرگرمیاں	اورنگ زیب اعوان	۲۸
طبی نقطہ نظر سے زد جامِ عشق کا تنقیدی جائزہ	الحاج حکیم غلام نبیؒ	۳۲
چہل حدیث	مولانا محمد طیب، مولانا قاضی احسان احمد	۳۵
تبصرۂ کتب	مولانا قاضی احسان احمد	۳۷
اکابر کے خطوط	ادارہ	۳۹
حیاتِ مسیح علیہ السلام پر احادیث	مولانا لال حسین اخترؒ	۴۴

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی کا وصال

بقیۃ السلف حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی ۱۳ مئی ۱۹۹۷ء بمطابق ۵ محرم ۱۴۱۸ھ کو واصل بحق ہوئے۔ موصوف حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے مجاز تھے۔ زندگی بھر تبلیغ دین و ترویج اسلام اور تردید فرق باطلہ میں مصروف عمل رہے۔ قرآن مجید کی تفسیر لکھی۔ تصوف پر کئی مفید کتابچے تحریر فرمائے۔ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نامی کتاب سیرت النبیؐ پر تحریر فرمائی۔ حضرت مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے سوانح پر کتاب لکھی۔ قرآن مجید کے ماہنامہ اور ہفتہ واری درس کے کئی حلقے قائم کئے۔ عرصہ تک الارشاد ماہنامہ اٹک سے شائع کرتے رہے۔ رد قادیانیت پر کئی مفید کتابچے آپ کے قلم حقیقت رقم سے منصہ شہود پر آئے۔ ذکر و فکر کی محافل کی رونقوں کو دوبالا کیا' بلاشبہ ہزاروں خلق خدا نے آپ سے فیض حاصل کیا اس وقت کرہ ارض پر اللہ رب العزت کے مقبول بندوں میں سے ایک تھے' عمر بھر مسلک حق مسلک اعتدال پر قائم رہے۔ افراط و تفریط سے مبرا تھے۔ ان کو دیکھ کر دل یاد الٰہی سے معمور ہو جاتا تھا عمر بھر جمعیتہ علماء اسلام سے وابستہ رہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کی نہ صرف تحسین فرماتے تھے بلکہ دعاؤں اور سرپرستی سے نوازتے تھے۔ کئی بار چنیوٹ و ربوہ ختم نبوت کانفرنسوں میں شرکت فرمائی ان کا وجود اس دھرتی پر رحمت حق کو متوجہ کرنے کا ذریعہ تھا۔ عاش سعیداو مات سعیدا کے مصداق تھے۔ جامعہ مدنیہ اٹک اور نیک اولاد' ہزاروں مریدان' بیسیوں تصانیف ان کا صدقہ جاریہ ہیں۔ اللہ رب العزت حضرت مرحوم کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازیں (آمین)

حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری کا سانحہ ارتحال

نظام الدین دہلی کی آبرو۔ تبلیغی جماعت کے بزرگ رہنما۔ عالمی مبلغ و داعی حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری کا گزشتہ دنوں وصال ہوا ہے حضرت موصوف لاکھوں بندگان خدا کی ہدایت کا باعث بنے۔ عمر بھر تبلیغ اسلام کے لیے اپنے آپ کو وقف رکھا۔ حضرت مولانا محمد یوسف دہلوی' حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی' حضرت مولانا انعام الحسن کاندھلوی کے بعد تبلیغی جماعت کے عالمی بلیغی نظام کو جس خوبصورتی کے ساتھ آگے بڑھایا یہ ان کا حصہ تھا۔ بڑے ہی کامیاب مبلغ و داعی تھے ان کی خطابت کے چرچے عرصہ تک رہیں گے۔ وہ کیا گئے ایک دنیا سونی ہو گئی۔ اللہ رب العزت آپ کی مغفرت فرمائیں اور ان کے صدقہ جاریہ تبلیغی جماعت کو تا قیام قیامت قائم و دائم رکھیں۔

(آمین)

حضرت مولانا مفتی غلام مرتضیٰ کی شہادت

شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ کے معروف عالم دین، متبع سنت، عالم باعمل حضرت مولانا، مفتی غلام مرتضیٰ، گزشتہ جمعہ ۲۳ مئی ۹۷ کو فیصل آباد میں دہشت گردوں کے ہاتھوں ظلم کی موت سے دوچار ہوئے۔ بلاشبہ ان کی وفات ایک صالح نوجوان عالم دین کی موت ہے۔ جامعہ رشیدیہ کے فاضل، حضرت مولانا محمد عبد اللہ رائے پوری کے شاگرد اور جامعہ اشرفیہ شاہکوٹ کے صدر مدرس تھے۔ بہت ہی مرنجاں مرنج شخصیت تھے۔ ان کی مظلومانہ شہادت۔ ظالم دہشت گردوں کو چین سے نہ بیٹھنے دیگی۔ ان کا گزشتہ ماہ ماہنامہ صیانتہ المسلمین لاہور میں ایک مضمون شائع ہوا۔ شیعہ، سنی رہنماؤں سے اکرام مسلم کے نام پر امن کی اپیل کی۔ امن کے خواہاں کو تڑپا کر دہشت گردوں نے اپنا ارماں تو ضرور پورا کرلیا ہوگا۔ لیکن ان کا لہو رائیگاں نہیں جائے گا۔ ان کی شہادت نے کئی دکھ تازہ کردیئے۔ اللہ رب العزت مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ جامعہ اشرفیہ اور حضرت مولانا عبد اللطیف انور اور مفتی صاحب مرحوم کے ورثاء متعلقین کو صبر جمیل نصیب ہو۔ (آمین)

حضرت مولانا عبد الہادی شیخوپوری کی وفات

حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کے فدائی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق مبلغ حضرت مولانا محمد احمد ساکن میاں علی کے جواں سال صاحبزادے حضرت مولانا عبد الہادی صاحب کا گزشتہ دنوں انتقال ہوگیا۔ مولانا عبد الہادی ایک حق گو۔ نڈر و بے باک عالم دین تھے۔ عمر بھر اسلامی نظام کے نفاذ اور کفر کی تردید میں کوشاں رہے۔ جامعہ محمودیہ و جامعہ توحیدیہ شیخوپورہ کے پلیٹ فارموں سے تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیا۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور لاہوری سے بیعت تھے۔ جمعیتہ علماء اسلام و مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقاصد کے لئے عمر بھر، بھرپور محنت کی۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے شوگر کے مرض میں مبتلاء ہوئے۔ مگر بایں ہمہ اپنے معمولات کو جاری رکھا، وفات کے دن بھی شیخوپورہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر اپنے گاؤں میاں علی آئے طبیعت ناساز ہوئی۔ بلاوا آیا اور یہ کوچہ جاناں کو چل دیئے۔ اللہ رب العزت حضرت مولانا کی نیکیوں کو قبول فرمائیں۔ پسماندگان بالخصوص مرحوم کے بوڑھے والد حضرت مولانا محمد احمد کو صبر جمیل نصیب ہو۔ مرحوم بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ عرصہ تک ان کی یادوں کے تذکرے رہیں گے۔ اللہ رب العزت ان کی مغفرت فرمائیں۔ (آمین)

یادگار اسلاف حضرت مولانا عبدالوحید ڈھڈیاں شریف کا وصال

قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مجاز اور خانقاہ عالیہ ڈھڈیاں شریف ضلع سرگودھا کے سجادہ نشین حضرت مولانا عبدالوحید صاحب کا گزشتہ دنوں وصال ہوا۔ مرحوم خانقاہ رائے پور کی باقیات صالحات میں سے تھے۔ انتہائی منکسر المزاج بزرگ عالم دین تھے۔ دنیا کی قیل و قال سے کوسوں دور تھے۔ ہر وقت یاد الٰہی سے دل کی دنیا کو آباد رکھنے والے تھے۔ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے رشتہ میں بھتیجا اور تعلق میں خلیفہ مجاز تھے۔ حضرت رائے پوری کی صحبت و نظر شفقت نے آپ کو کندن بنا دیا تھا۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری' مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر کے دور امارت میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوری کے ممبر رہے۔ سرگودھا سے فیصل آباد آتے جاتے۔ جامع مسجد و مدرسہ ختم نبوت' مسلم کالونی ربوہ میں ضرور قدم رنجہ فرماتے۔ ڈھیروں دعاؤں سے خدام کو نوازتے۔ بڑی مسکین طبیعت اور غنی دل کے مالک تھے۔ اکابر سے محبت چھوٹوں سے شفقت کا معاملہ کرتے۔ ان کا وجود قدرت حق کا عطیہ تھا۔ ان کا وصال امت مسلمہ اور اسلامیان پاکستان بالعموم اور خانوادہ رائے پور کے متعلقین و متوسلین کے لیے بالخصوص بہت بڑا سانحہ ہے۔ موت برحق ہے اس سے کون انکار کر سکتا ہے؟ مگر بعض حضرات کی وفات سے خیرو برکت کا جو ایک باب بند ہو جاتا ہے۔ وہ بہت بڑا قومی نقصان ہے۔ ان کے جنازہ میں علاقہ کے عوام اور پنجاب بھر کے علماء و مشائخ نے شرکت کی۔ حضرت رائے پوری رحمتہ اللہ کے خلیفہ مجاز حضرت سید انور حسین نفیس رقم۔ تبلیغی جماعت کے بزرگ بھائی عبدالوہاب اور کئی دیگر حضرات نے شرکت کی۔ جنازہ جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صاحب نے پڑھایا اور مرحوم کو خانقاہ ڈھڈیاں میں رحمت حق کے سپرد کر دیا گیا۔ اللہ رب العزت مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر و شکر کی فراوانی کا سامان فرمائیں۔ (آمین)

شہر الحزن

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی۔ حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری۔ حضرت مولانا عبد الوحید۔ حضرت مولانا عبد الهادی اور مولانا مفتی غلام مرتضیٰ کی وفیات نے اس ماہ کو شہر الحزن بنا دیا ہے۔ قارئین لولاک' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ حضرات اور عامتہ المسلمین سے ان تمام حضرات کے ایصال ثواب قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کا اہتمام کرنے کی استدعا ہے۔ (ادارہ)

حیات مسیح علیہ السلام پر نشری تقریر

مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے قیام فیجی آئی لینڈ کے موقع پر ریڈیو فیجی آئی لینڈ سے ۸ دسمبر ۱۹۶۸ء رات ساڑھے آٹھ بجے حیات عیسیٰ علیہ السلام پر ذیل کی تقریر فرمائی حضرت مولانا مرحوم کے مسودہ جات میں اسکی ایک نقل میسر آئی جو پیش خدمت ہے (ادارہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو پیدائش سے وفات تک بہت سے انعامات سے نوازا ہے ---- ان کی پیدائش بغیر باپ ---- پیدا ہوتے ہی اپنی ماں کی صداقت و پاکدامنی ظاہر کرنے کے لئے کلام کرنا ---- جسمانی مردوں کو زندہ کرنا ---- زندہ آسمان پر اٹھایا جانا ---- قیامت سے پہلے اس دنیا میں تشریف لانا اور اسلام پھیلانا ---- قرآن و حدیث کا علم عطا کیا جانا ---- یہ سب امور بطور معجزہ انہیں عطاء کئے گئے۔ بعض مسلمان کہلانے والے جنہیں قرآن و حدیث کا علم نہیں ان سب امور کو ناممکن سمجھتے ہیں وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ جو امر ہماری سمجھ اور ہمارے مشاہدہ سے بالاتر ہے وہ قانون قدرت کے خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں - محدود عقل والا انسان محدود تجربہ والا انسان غیر محدود (قدرت خداوندی) کا احاطہ نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے متعلق شکوک و شبہات انہیں لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں جو اللہ کو اپنے جیسا ضعیف و کمزور اور محدود طاقت والا سمجھتے ہیں - انہیں سمجھنا چاہیئے کہ معجزات بھی قانون خداوندی کے تحت ظہور پذیر ہوتے ہیں لیکن وہ عام جاری و ساری قانون سے مختلف ہوتے ہیں۔ معجزات کے قانون اور عام قانون میں خاص اور عام کا فرق ہے۔ معجزہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جس کا بطور دلیل انبیاء علیہم السلام کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے اظہار ہوتا تھا۔ اسے معجزہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ انسان اس کے اظہار سے عاجز ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش

جس خالقِ کل نے حضرت آدم علیہ السلام اور دنیا کے ابتدائی درند، چرند، پرند اور ہر جاندار جوڑے کو بغیر ماں اور بغیر باپ پیدا کیا اسی قادر مطلق نے حضرت مسیح علیہ السلام کو بغیر باپ پیدا فرمایا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس تشریف لائے اور انہیں فرمایا۔

قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلماً زکیا قالت انیٰ یکون لی
غلم ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا ۔ قال کذالک قال ربک ہو علی
ھیِّن ولنجعله ایۃً للناسِ و رحمة مناوکان امراً مقضیاً (سورہ مریم)

جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے مریم میں تو تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں اور پیغام لایا ہوں کہ تمہیں پاکیزہ بیٹا عطا کیا جائے۔ مریم نے کہا کہ میرے بیٹا کیسے ہوگا؟ مجھے کسی مرد نے ہاتھ نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں۔ جبرئیل نے کہا یوں ہی ہو جائے گا۔ تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات مجھ کو آسان ہے اور اس طور پر اس لئے پیدا کرینگے

تا کہ ہم اس کو لوگوں کے لئے ایک نشانی بنائیں اور اپنی طرف سے باعثِ رحمت بنائیں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے۔

مسیح علیہ السلام کا معجزانہ کلام

حضرت مسیح علیہ السلام کی دنیا میں تشریف آوری کے بعد کا واقعہ قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔

فاتت به قومها تحمله قالوا یمریم لقد جئت شیئا فریاً . یاخت هرون ماکان ابوک امر آسوء وما کانت امک بغیا فاشارت الیه قالو کیف نکلم من کان فی المهد صبیاً قال انی عبدالله اتنی الکتب و جعلنی نبیا .

پس مریم مسیح علیہ السلام کو گود میں اپنی قوم کے پاس لائیں لوگوں نے کہا اے مریم علیہا السلام تو ایک عجیب چیز لائی ہے۔ اے ہارون علیہ السلام کی بہن تمہارے باپ برے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری ماں بدکار تھی۔ پس مریم علیہا السلام نے بیٹے کی طرف اشارہ کیا وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم ایسے لڑکے سے کیسے بات کریں جو ابھی گود میں ہے۔ مسیح علیہ السلام نے کہا میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں وہ مجھے کتاب دے گا اور مجھے نبی بنائے گا۔

مسیح علیہ السلام کے معجزات

حضرت مسیح علیہ السلام نے نبی معبوث ہونے کے بعد فرمایا

انی قد جئتکم بایه من ربکم انی اخلق لکم من الطین کهیئه الطیر فانفخ فیه فیکون طیراً باذن الله وابری الاکمه والا برص واحیی الموتی باذن الله وانبئکم بماتا کلون وماتد خرون فی بیوتکم ان فی ذالک لایه لکم ان کنتم مومنین (آل عمران)

میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار سے معجزہ لے کر آیا ہوں وہ یہ کہ میں تم لوگوں کے لئے مٹی سے ایسی شکل بناتا ہوں جیسی پرندہ کی شکل ہوتی ہے پھر اس میں پھونک مارتا ہوں جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اڑنے والا پرندہ بن جاتا ہے اور میں اچھا کرتا ہوں مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو اور زندہ کر دیتا ہوں مردوں کو، اللہ تعالیٰ کے حکم سے اور میں تم کو بتا دیتا ہوں جو کچھ اپنے گھروں میں کھاتے ہو اور جو رکھ آتے ہو بلاشبہ ان میں معجزہ ہے تم لوگوں کے لئے اگر تم ایمان والے ہو۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق بعض لوگوں نے مسیحیت اور نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا جب ان سے کہا گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے کوڑھیوں کو تندرست کرتے اندھوں کو آنکھیں عطا کرتے اور مردوں کو زندہ کرتے تھے تم مسیح ہو تو تم بھی اندھوں کو آنکھیں اور لنگڑوں کو ٹانگیں درست کرنے کا معجزہ دکھاؤ۔ یہ مدعیان مسیحیت خود کوئی معجزہ نہ دکھا سکتے تھے اس لئے حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات کی غلط تاویل کر دی کہ مسیحی معجزات سے مراد روحانی کوڑھی روحانی اندھے اور روحانی مردے ہیں۔ جسمانی مریض اور جسمانی مردے مراد نہیں۔ ان کی یہ تاویل اس لئے غلط ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک قریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی دنیا میں تشریف لائے کیا کسی نبی نے روحانی مریض اور روحانی مردے تندرست اور زندہ نہیں کئے؟ روحانی مردے زندہ کرنا کسی ایک نبی کی خصوصیت نہ تھی یہ تمام انبیاء علیہم السلام کا فریضہ تھا۔ اس لئے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے کسی نبی کے متعلق نہ فرمایا کہ اس نے کورطیعق کو تندرست کیا اندھوں کو آنکھیں دیں اور مردوں کو زندہ کیا۔ خصوصیت سے حضرت مسیح علیہ السلام کو یہ معجزات عطا کرنے کا ذکر فرمایا پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے جسمانی کورطیوں کو تندرست کیا جسمانی اندھوں کو آنکھیں عطا کیں اور جسمانی مردوں کو زندہ کیا تھا۔

حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا

حضرت مسیح علیہ السلام کے منکرین نے جب مٹی کے بنائے ہوئے پرندوں کو اڑتے ہوئے کورطیوں کو تندرست اندھوں کو آنکھ والا اور مردوں کو زندہ ہوتے ہوئے دیکھا توانہوں نے حضرت کے ان معجزات کو جادو سمجھ کر حضرت کو جادو گر قرار دیا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام سے فرمائے گا۔

واذکففت بنی اسرائیل عنک اذجئتهم بالبینت فقال الذین
کفروامنهم ان هذا الا سحر مبین (مائدہ)

(اے عیسیٰ وہ وقت یاد کر) جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے دور ہٹائے رکھا جب توان کے پاس روشن دلائل لایا توان میں سے منکروں نے کہا یہ توصریح جادو کے سوا کچھ نہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے منکرین نے انہیں جادو گر قرار دیا اور ان کے قتل کے لئے تدبیرین اور سازشیں شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

مکروا ومکر الله والله خیر الما کرین (آل عمران)

مسیح علیہ السلام کے مخالفین نے تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ سب تدبیر کرنے والوں سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔ حضرت امام رازی رحمتہ اللہ علیہ نے مکر کے معنی لکھے ہیں۔

لانه عباره عن التد بیر المحکم الکامل ثم اختص فی الصرف بالتد بیر
فی ایصال الشر الی الغیر (تفسیر کبیر)

مکر سے تدبیر محکم اور کامل مراد ہے پھر عرف عام میں یہ لفظ ایسی تدبیر میں خاص ہو گیا جو کسی دوسرے کو ضرر پہنچانے کے لئے کی جائے مشہور مفسر قرآن حضرت امام رازی رحمتہ اللہ علیہ جنہیں چھٹی صدی ہجری کا مجدد کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے مکر یعنی تدبیر کی تفسیر فرماتے ہیں۔

واما مکر هم بعیسیٰ علیه السلام فهوانهم هموالقتلهم واما مکر الله بهم وفیه وجوه .... مکر الله تعالیٰ بهم انه رفع عیسیٰ علیه السلام الی السماء وذالک ان یهوداً ملک الیهود اراد قتل عیسیٰ وکان جبرئیل علیه السلام لایفارقه ساعتهٔ وهو معنی قوله تعالیٰ و ایدناه بروح القدس فلما ارادواذالک امره جبرائیل ان یدخل بیتاً فیه روزنة فلما دخلوا البیت اخرجه جبرائیل من تلک الروزنة وکان قد القی شبهه علی غیر فاخذ و صلب .... و فی الجملة فالمر ادمن مکر الله تعالیٰ بهم ان رفعه الی السماء وماممکنهم من ایصال الشرر الیه (تفسیر کبیر)

اور عیسیٰ علیہ السلام کے مخالفین کا مکر یعنی تدبیر یہ تھی کہ انہوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ ان کے

مخالفین سے سوا اس کی کئی صورتیں ہوئیں ۔۔۔۔۔۔ ایک صورت یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور یہ اس طرح ہوا کہ مخالفین کے بادشاہ نے حضرت کے قتل کا ارادہ کیا اور جبرائیل علیہ السلام ایک ساعت بھی ان سے جدا نہ ہوتے تھے اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا وایدناہ بروح القدس یعنی ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جبرائیل علیہ السلام سے مدد دی ۔ پس جب مخالفین نے قتل کا ارادہ کیا تو جبرائیل علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک مکان میں داخل ہو جانے کے لئے فرمایا۔ اس مکان میں کھڑکی تھی پس جب مخالفین مسیح اس مکان میں داخل ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مسیح علیہ السلام کو اس کھڑکی سے نکال لیا اور حضرت مسیح علیہ السلام کی شباہت ایک اور آدمی پر ڈال دی پس وہی پکڑا گیا اور صلیب پر لٹکایا گیا۔۔۔۔

غرضیکہ مخالفین حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تدبیر کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا اور ان کے مخالفین کو ان کے ساتھ شرارت کرنے سے روک دیا۔ جب حضرت مسیح علیہ السلام کے مخالفین انہیں قتل کرنے کی سازش کر رہے تھے اِس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو بطور تسلی و تشفی ارشاد فرمایا:۔

اذقال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک و رافعک الی و مطہرک من الذین کفروا ۔

جب فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ میں تجھ کو اپنے قبضہ میں لینے والا ہوں اور منکرین کی صحبت سے تجھے پاک کرنے والا ہوں آیت مبارکہ کا مفہوم صاف ہے کہ اے عیسیٰ تیرے مخالفین تجھے چھو نہیں سکینگے گرفتار نہیں کر سکیں گے صلیب پر نہیں چڑھا سکیں گے اور قتل نہیں کر سکیں گے ۔ بلکہ تجھے زندہ آسمان پر اٹھا لونگا ۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ وعدہ اسی وقت پورا ہونے والا تھا اور اس میں توقف نہ تھا۔ چنانچہ حضور شفیع المذنبین رحمۃ للعلمین خاتم النبیین ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت عبداللہ ابن عباسؓ جن کے علم قرآن کے لئے حضرت نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی تھی وہ فرماتے ہیں:۔

فاجتمعت الیہود علی قتلہ فاخبرہ اللہ بانہ یرفعہ الی السماء

ویطہرہ من صحبۃ الیہود (سراج منیر)

جب مخالفین و منکرین مسیح علیہ السلام انہیں قتل کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے اس وقت اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ میں تجھے آسمان پر اٹھا لونگا اور تیرے منکرین و مخالفین کی صحبت سے تجھے پاک رکھوں گا۔

اس آیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے لفظ توفی آیا ہے جس کا مادہ وفا ہے جس کے معنی ہے پورا کرنا عربی زبان کے لحاظ سے باب تفعل میں اخذ یعنی لینے کے معنیٰ زائد ہو جاتے ہیں پس توفی کے معنیٰ ہے اخذ الشیٔ وافیاً یعنی کسی چیز کو پورا پورا لے لینا۔ نیند اور موت اس کے مجازی معنیٰ ہیں ۔ مجازی معنوں کے لئے قرینہ کی ضرورت ہوتی ہے اس آیت میں موت کے لئے کوئی قرینہ نہیں بلکہ رافعک الی زندہ آسمان پر اٹھا لینے کا ذکر ہے۔ اگر کوئی کہے کہ اس آیت میں آسمان کا لفظ نہیں بلکہ رافعک الی ہے تو اسے سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مقام نہیں لیکن اس کی ذات گرامی کی نسبت بلندی یا آسمان کی طرف ہی کی جاتی ہے پس رافعک الی سے مراد آسمان کی طرف اٹھانا ہی ہے۔

بعض لوگ متوفیک کے معنی کرتے ہیں کہ اے عیسیٰ میں تجھے موت دونگا۔ یہ معنیٰ اگر تسلیم کئے جائیں تو مطلب یوں

ہوگا کہ اے عیسیٰ تمہارے مخالفین نے جو تمہارے قتل کی سازش کی ہے اس کے مقابلہ پر میں نے یہ تدبیر کی ہے کہ میں ضرور تمہیں موت دونگا یہ مخالفین حضرت مسیح علیہ السلام کی سازش کی تردید ہے یا ان کی تائید؟ دنیا میں بعض انسانوں کے قتل کی سازشیں ہوتی ہیں ان پر حملے ہوتے ہیں اور قتل ہونے سے بچ جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرمائے کہ میں تجھے موت دونگا تو اللہ تعالیٰ کے موت دینے سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ یہاں موت معنیٰ کرنے میں مخالفین حضرت مسیح علیہ السلام کی تائید ہوتی ہے اور ان کی سازش کو کامیاب کرنے کا اعلان ہے۔ حالانکہ یہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام کی تسلی و تشفی اور ان کے مخالفین کی سازش کو ناکام ظاہر کرنے کے لئے نازل ہوئی تھی پس یہاں یہ معنیٰ صحیح ہیں کہ اے عیسیٰ میں تجھ کو اپنے قبضہ میں لینے والا ہوں اور موت سے بچانے والا ہوں۔ اور تجھے زندہ آسمان پر اٹھانے والا ہوں۔ چنانچہ اسی وقت انہیں زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ سورہ نساء میں تفصیل فرمادی گئی ہے:۔

وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله وما قتلوه و ماصلبوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوافيه لفى شك منه مالهم به من علم الا اتباع الظن وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزاً حكيما (النساء)

اور مخالفین مسیح علیہ السلام کے اس قول پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ کو قتل کر دیا حالانکہ انہوں نے اس کو نہ قتل کیا اور نہ اس کو صلیب پر چڑھایا لیکن انہوں نے قتل کیا اس شخص کو جو ان کے لئے مسیح کا ہم شکل بنایا گیا تھا اور بے شک وہ لوگ جنہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا البتہ وہ اس شک میں پڑے ہیں ان کو اس کا کوئی علم نہیں سوائے ظن کی پیروی کے اور انہوں نے اس کو ہرگز قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اوپر اپنی طرف اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔ اس آیت میں مخالفین و منکرین حضرت مسیح علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے اپنی ناراضگی کا سبب ان کا قول یعنی دعویٰ قتل قرار دیا ہے پس انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوئی ایسا فعل نہیں کیا جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوتے یعنی علم الٰہی کے مطابق انہوں نے نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کیا نہ ان کو کوڑے لگائے نہ صلیب پر چڑھایا نہ ہاتھوں پاؤں اور پنڈلیوں میں میخیں ٹھونکیں۔ اگر فی الواقع ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان افعال کو اپنی ناراضگی کا سبب ٹھہراتے۔ پس صاف ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے مخالفین و منکرین کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات گرامی تک پہنچنے نہ دیا۔ پیشتر اس کے وہ انہیں گرفتار کرنے کے لئے ان کے نزدیک پہنچتے اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا۔

بعض کم فہم لوگوں کا یہ عقیدہ غلط اور خلاف قرآن مجید ہے کہ منکرین و مخالفین نے حضرت مسیح علیہ السلام کو گرفتار کیا کوڑے لگائے اور انہیں صلیب پر چڑھا کر ان کے ہاتھوں بازوؤں پنڈلیوں اور پاؤں میں میخیں ٹھونکی گئیں اور وہ مردوں جیسے ہوگئے لیکن در حقیقت وہ زندہ تھے مخالفین نے سمجھا کہ وہ مر گئے اور انہیں دفن کر دیا۔ ان کے شاگردوں نے ان کو قبر سے نکالا ان کے زخموں کا علاج کیا وہ تندرست ہو کر وہاں سے بھاگ گئے اور پھر کسی وقت فوت ہو گئے۔ (معاذ اللہ)

اس آیت مبارکہ میں صاف ارشاد ہے کہ ما قتلوہ وما صلبوہ کہ مخالفین نے نہ حضرت مسیح علیہ السلام کو قتل کیا اور نہ ہی انہیں صلیب پر چڑھایا گیا۔ آیت کے آخر میں فرمایا

وما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه وكان الله عزيزاً حكيماً .

کہ مخالفین نے یقیناً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اوپر اپنی طرف یعنی آسمان پر اٹھا لیا۔ اللہ تعالیٰ غالب ہے آسمان پر لے جانا اس کے لئے نہایت آسان ہے حکمت کے تحت اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اور آیت مبارکہ میں مسیح علیہ السلام کی گرفتاری اور ان کے صلیب پر چڑھائے جانے کی نفی فرمائی ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام کو فرمائینگے۔

واذكففت بنی اسرائیل عنک اذ جئتهم بالبینت فقال الذین
كفروامنهم ان هذا الا سحر مبین (مائده)

اے عیسیٰ جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے دور ہٹائے رکھا جب تو ان کے پاس روشن دلائل لایا تو ان میں سے منکروں نے کہا یہ تو صریح جادو کے سوا کچھ نہیں۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول برحق سے ان کے دشمن یہودیوں کو بالکل دور ہٹائے رکھا اور آپ کے پاس پھٹکنے نہ دیا تو پھر وہ کس طرح آپ کو کوئی اذیت و تکلیف پہنچا سکتے تھے اور کیسے صلیب پر چڑھا سکتے تھے؟ اس آیت نے صاف واضح کر دیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کے مخالفین کے ہاتھ میں گرفتار نہیں ہونے دیا اور انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دی۔ جب یہ ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت مسیح علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لیا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ آسمان پر رہینگے اور انہیں موت نہیں آئے گی؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وان من اهل الكتب الاليومنن به قبل موته
ويوم القيامة يكون عليهم شهيداً (النساء)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اس آیت کا فارسی زبان میں ترجمہ فرماتے ہیں۔

ونباشد ہیچ کس از اہل کتاب البتہ ایمان آورد بعیسیٰ پیش از مردن عیسیٰ و
روز قیامت باشد عیسیٰ گواہ برا یشان .

اردو ترجمہ:۔ اور اہل کتاب میں سے کوئی نہ ہو گا۔ یہ کہ وہ یقیناً ایمان لائے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن ان اہل کتاب پر اس کی گواہی دیں گے۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابھی زندہ ہیں وہ قیامت کے دن سے پہلے آسمان سے اس دنیا میں نازل ہوں گے۔ اور ان کی وفات سے پہلے تمام اہل کتاب ان کی نبوت پر ایمان لا کر داخل اسلام ہونگے۔

حضور سرور کائنات خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عن ابی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لیو شكن ان ینزل فیكم ابن مریم حكماً عد لا فیكسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیه و یضیض المال حتی لایقبله احد ثم یقول ابوهریره فاقروا ان شئتم وان من اهل الكتب الالیو منن به قبل موته و یوم القیامه یكون علیهم شهیداً

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے

جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ البتہ عنقریب تم میں ابن مریم صاحب عدل و انصاف حاکم ہو کر اتریگے پس صلیب کو توڑیگے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کریں گے (کیونکہ دنیا میں کوئی غیر مسلم نہیں رہے گا) اور مال اسقدر کثرت سے ہو جائیگا کہ کوئی اس کو قبول نہ کریگا پھر حضرت ابو ھریرہؓ نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو وان من اھل الکتب ـــــــ الآیۃ

قرآن مجید میں ایک درجن سے زائد آیات ہیں جن میں حیات حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر ہے اور حضرت نبی کریم ﷺ کی ستر کے قریب احادیث ہیں کہ جن سے حیات حضرت مسیح علیہ السلام اور ان کی تشریف آوری کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ روایت بیان فرماتے ہیں۔

عن الحسن قال قال رسول اللّٰہ للیھود ان عیسی لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ (ابن جریر در منثور)

سید التابعین و شیخ الصوفیہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور یقیناً اے یہودیو تم میں قیامت سے پہلے واپس آئیں گے۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:۔

عن عبداللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتز وج ویولد لہ ویمکث خمساً واربعین سنۃ ثم یموت فید فن معی فی قبری فاقوم اناوعیسی بن مریم فی قبر و احد بین ابی بکرو عمر (مشکوۃ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بیٹے مریم کے زمین کی طرف نازل ہوں گے پس نکاح کریں گے اور ان کے اولاد ہو گی اور پینتالیس برس تک اس دنیا میں رہینگے پھر فوت ہوں گے اور میرے پاس میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے پھر میں اور عیسیٰ بیٹے مریم کے قیامت کے دن ایک ہی مقبرہ سے اٹھینگے۔

احادیث میں حضرت مسیح علیہ السلام کی ایک سو سے زائد علامات ہیں مثلاً آنے والے کا نام عیسیٰ ہے لقب مسیح ہے۔ ماں کا نام مریم ہے۔ بغیر باپ کے تھے۔ آسمان سے اترے گا۔ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ ہونگے۔ سر کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوں گے۔ ان پر دو زرد رنگ کی چادریں ہونگی۔ دمشق شہر کے شرق کی طرف سفید مینارہ کے پاس آسمان سے اتریں گے۔ حضرت مہدی اسلامی فوج کے ساتھ وہاں پہلے سے موجود ہوں گے۔ نماز کے لئے اذان ہو چکی ہو گی جب مسیح علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ تو حضرت مہدی انہیں فرمائیں گے کہ آپ نماز کی امامت کرائیے۔ حضرت مسیح علیہ السلام انکار فرمائیں گے۔ چنانچہ نماز کی امامت حضرت مہدی کرائیں گے۔ دجال بھی اپنے لشکر سمیت وہاں آیا ہوا ہو گا اسلامی سپاہ اور دجال کی فوج میں لڑائی ہو گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے۔ غرضیکہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح علیہ السلام کی سو سے زائد علامات ارشاد فرمائی ہیں جن کی تفصیل اس وقت نہیں ہو سکتی۔

بقیہ ص ۴۸ پر

صدائے حرم کعبہ اخبارات کے حوالہ سے

۱۹۷۳ء میں قادیانیوں کو آزاد کشمیر میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ تو رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل (اس وقت) جناب محمد صالح قزاز کا ایک ٹیلگرام صدر مملکت پاکستان ذوالفقار علی بھٹو اور صدر آزاد کشمیر جناب سردار عبدالقیوم کے نام اخبار العالم الاسلامی مکہ مکرمہ اور اخبار ندوہ میں شائع ہوئے۔ اس طرح حرم کعبہ کے صدر جناب شیخ عبداللہ بن حمید کا بیان اخبار ندوہ میں شائع ہوا۔ ان کا ترجمہ حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے مسودہ جات سے ہمیں ملا جو شامل اشاعت ہے تاکہ ریکارڈ رہے۔ (ادارہ)

رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل کا بیان:

رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری کا مرزائیت کے بارے میں صدر پاکستان کے نام تار اخبار "الندوۃ" ۱۸ جون ۱۹۷۳ء کے شمارے میں نقل کرتا ہے۔ کہ جناب محمد صالح صاحب قزاز نے صدر پاک کے نام اپنی تار میں کہا ہے کہ رابطہ عالم اسلامی حکومت آزاد کشمیر کے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے کو بنظر تحسین دیکھتی ہے اور آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتی ہے اور اس سے مطمئن ہے۔ موصوف نے فرمایا کہ رابطہ اس تاریخی فیصلے کی تائید کرتے ہوئے تمام ممالک اسلامیہ سے امید کرتی ہے کہ وہ بھی اس جیسا فیصلہ فرما کر تمام مسلمانوں کو اس گمراہ فرقہ کے فتنہ و فساد سے نجات دلائیں، اور انکی غلط تاویلات اور باطل نظریات کو ممنوع اور غیر قانونی قرار دیں۔

اخبار العالم الاسلامی کے ۱۱ جون ۱۹۷۳ء کے شمارے میں رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری کا تائیدی بیان

حکومت آزاد کشمیر کے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری جناب محمد صالح قزاز نے کل ممالک اسلامیہ سے حکومت آزاد کشمیر کی پیروی کرنے کی اپیل کرتے ہوئے اس فیصلے کو اہم اور تاریخی قرار دیا کیونکہ یہ فرقہ اپنے آپ کو مسلمان فرقہ سمجھتا ہے حالانکہ اسکے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے، قرآن حکیم کی آیتہ و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد" جو کہ سرکار دو عالم ﷺ کی شان میں نازل ہوئی ہے کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ جناب محمد صالح نے فرمایا کہ اس فیصلے کی اہمیت اسلئے بھی زیادہ ہوجاتی ہے کہ یہ گمراہ فرقہ چور دروازے سے مسلمانوں میں شامل ہو کر انکی وحدت و یگانگت کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے۔ موصوف نے حکومت آزاد کشمیر کے دیگر فیصلوں کو بھی سراہا مثلاً تیسری کلاس سے دسویں تک عربی کو لازمی مضمون قرار دینا۔ ہر سرکاری ملازم کا قرآن پاک کا کم از کم ایک پارہ یاد کرنا ضروری قرار دینا وغیرہ

جناب محمد صالح قزاز کے بیان کا مکمل متن یہ ہے۔

تمام عالمی اخبارات نے حکومت آزاد کشمیر کے اس فیصلے کو شائع کیا کہ حکومت کی دستور ساز اسمبلی نے فرقہ قادیانی کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے۔ رابطہ عالم اسلامی اسکی تائید کرتے ہوئے صدر آزاد کشمیر جناب سردار عبدالقیوم صاحب اور اسکی کابینہ کو اس تاریخی فیصلے پر ہدیہ تہنیت و تبریک پیش کرتی ہے۔ اور کل ممالک اسلامیہ

سے اپیل کرتی ہے کہ وہ بھی حکومت آزاد کشمیر کے نقش قدم پر چل کر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے، اس بے دین فرقے کا مقابلہ کرے۔ اور مسلمانوں کے درمیان انکی گمراہ کن سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے۔

شیخ عبداللہ بن حمید چیف حرم کعبہ کا بیان:

بحوالہ اخبار "الندوۃ" مسجد حرام میں دینی امور کے صدر جناب شیخ عبداللہ بن حمید فرماتے ہیں کہ قادیانیت گمراہ فرقہ ہے۔ انکا مذہب باطل، اور کوئی شے مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان متحد نہیں لہذا مسلمانوں پر عموماً اور علماء پر خصوصاً اس گمراہ فرقے کا دلیل اور قوۃ سے مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ حکومت آزاد کشمیر کا فیصلہ قادیانیوں کے بارے میں بہت مؤثر ہے۔ کیونکہ اس فرقہ ضالہ کا کام مسلمانوں کے اتحاد کو ختم کرنا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے باطل اور غلط نظریات کا پرچار کرنا ہے۔ اخبار مذکور نے اپنی ہفتہ کی اشاعت میں حرمین کے علماء کی آراء شائع کیں تھیں اور آج شیخ عبداللہ کے نظریہ کو شائع کررہا ہے شیخ موصوف کے بیان کا مکمل متن یہ ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تعریف خدا اور درود بر مصطفیٰ ﷺ کے بعد

قادیانی فرقہ گمراہ فرقہ ہے چونکہ انکا مذہب باطل اور عقائد فاسد ہیں اسلئے یہ زمرہ مسلمانوں سے خارج ہے جس پر خود انہیں کی تصریح موجود ہے کہ ہمارے اور مسلمانوں کے درمیان کوئی ما بہ الاشتراک نہیں" انکا، رب، اسلام، قرآن، نماز اور روزہ سب کے سب مسلمانوں کے عقائد اور اعمال سے بالکل جدا ہیں۔ "قاتلہ اللہ" اس باطل نظریہ اور قبیح قول کے موجب انکی بدبختی، جہالت اور تعصب ہے۔

یہ بات یقینی ہے کہ اب کسی کو اختیار نہیں کہ وہ کوئی نیا عقیدہ اور نئی عبادت مسلمانوں کیلئے اپنی طرف سے بنائے بلکہ اس پر لازمی ہے کہ وہ اتباع کرے اور نئی بات ایجاد نہ کرے اقتداء کرے، نہ کہ کسی شی کا آغاز کرے کیونکہ سرکار دو عالم ﷺ وہ تمام امور لے کر تشریف لائے جنکی تا قیام قیامت انسانیت محتاج اور ضرورت مند ہوسکتی تھی۔ سرکار دو عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ میں ایسی شریعت چھوڑے جارہا ہوں کہ جسکی رات مثل دن ہے جس سے اعراض بدبختی کی علامت ہے۔ ایک دوسرے فرمان میں ہے ہمارے دین میں کوئی نئی بات داخل کرنے والا ہم سے نہیں۔

شیخ موصوف نے قادیانیت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانیت استعماری قوتوں کی پیداوار ہے۔ ان قوتوں کی طرف سے انہیں کثیر مال، اعلیٰ مناصب سے نوازا گیا۔ اور انکی دعوت کی تائید و حفاظت کی گئی۔ جن کے بل بوتے پر یہ فرقہ اسلام اور مسلمانوں سے برسرپیکار ہوا۔ انجاماً نئی نبوت مستقلہ اور دین جدید کے مدعی بن بیٹھے۔ انکا نہ خدا پر یقین، نہ اسلام پر بھروسہ، اور نہ سرکار دو عالم ﷺ سے عقیدت و ارادت ہے۔ خدا تعالیٰ کے بارے میں ایسے ناشائستہ کلمات کہے جو ایک شریف انسان زبان پر نہیں لاسکتا۔ ان کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ روزہ رکھتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں سوتے اور جاگتے ہیں، لکھتے اور دستخط کرتے ہیں غلط اور صحیح کرتے ہیں۔ جماع کرتے ہیں اور اسکی اولاد بھی ہے۔ نعوذ باللہ، حالانکہ خدائے ذوالجلال ان جملہ صفات سے پاک ہیں۔ قادیانیوں کے بانی مرزا غلام احمد لکھتے ہیں کہ کشف کی حالت میں میں نے چند اوراق بغرض دستخط اور برائے تصدیق مطالبات بخدمت خدائے

بقیہ ص ۱۰

قادیانی شبہات کے جوابات

سوال نمبر۳:۔ ایک دفعہ حضرت بلالؓ اذان دے رہے تھے حضرت ابو محذورہؓ جو چھوٹے بچے تھے ۔ اور ابھی تک اسلام نہیں لائے تھے، انہوں نے بھی نقل اتارتے ہوئے حضرت بلالؓ کے ساتھ اذان دینا شروع کر دی، جب حضرت بلالؓ کی اذان پوری ہوئی تو حضور علیہ السلام نے حضرت ابو محذورہؓ کو بلا کر اذان کے کلمات کہلوائے، آپ ﷺ کے پیار و محبت اور توجہ عالی سے جونہی اذان کے کلمات ختم ہوئے حضرت ابو محذورہؓ نہ صرف مسلمان ہوگئے بلکہ صحابیؓ ہونے کا بھی شرف حاصل کیا۔ اس سے مرزائی استدلال یہ کرتے ہیں کہ ابو محذورہؓ نے ابتداءً کفر کی حالت میں اذان کہی چلو ہم آئین کے اعتبار سے کافر سہی، تو کافر ہونے کی حالت میں ہمیں اذان کہنے کی اجازت ہونی چاہیئے۔

جواب:۔ قرآن و سنت سے پوری کائنات کے قادیانی ایک واقعہ بھی ایسا ثابت نہیں کر سکتے کہ نماز کے لئے مسلمانوں نے کبھی کافر کو اذان کہنے کی اجازت دی ہو۔ یا کسی کافر نے نماز کے لئے اذان دی ہو جس دن ابو محذورہؓ نے حضرت بلالؓ کی اذان کی نقل اتاری تھی، اس دن بھی نماز کے لئے اذان حضرت بلالؓ نے ہی دی تھی ابو محذورہؓ نے تو نقل اتاری تھی ۔ ہاں اس حدیث شریف سے اگر مرزائی استدلال کرنا چاہتے ہیں تو بھی تعلیم کے نقطہ نظر سے ایک دفعہ اذان کے کلمات کہہ کر، ان کو بھی مرزا پر لعنت بھیج کر مسلمان ہوجانا چاہیئے لیکن وہ اذان بھی تعلیم کے لئے ہوگی نہ کہ نماز کے لئے، ہاں مسلمان ہونے کے بعد جتنی مرتبہ چاہیں اذان دینے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں پس کافر کو قطعاً نماز کیلئے اذان دینے کی اجازت نہیں ہے۔

سوال نمبر۴:۔ مرزائی یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو آیا ان کو وحی ہوگی یا نہ، اگر وحی ہوگی تو ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد وحی ہو سکتی ہے پس مسلمانوں کا انقطاع وحی کا عقیدہ غلط ہوا۔

جواب:۔ انقطاعِ وحی سے مراد انقطاع وحی نبوت ہے باقی رہا کشف والہام رویاء صالح تو وہ امت میں جاری ہیں اور خود قرآن گواہ ہے کہ وحی نبوت کے علاوہ اور بھی ہدایت کا راستہ دکھانے یا کسی مخفی امر پر مطلع کرنے کے اور بھی راستے ہیں جیسے فرمایا گیا "واوحینا ام موسیٰ یا واوحی ربک الی النحل" شہد کی مکھی یا ام موسیٰ علیہا السلام کو جو رہنمائی ہوئی قرآن نے اسے وحی سے تعبیر کیا۔ وحی ہونے کے باوجود وہ وحی نبوت نہیں ہے پس عیسیٰ علیہ السلام کو جو وحی ہوگی وہ وحی نبوت نہ ہوگی لہذا ان کی طرف وحی کا ہونا امت کے عقیدہ انقطاع وحی کے منافی نہ ہوگا۔

سوال نمبر۵:۔ تذکرہ اولیاء وغیرہ اس قسم کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بعض بزرگوں نے یہ کہا کہ میں نبی ہوں، میں محمد ہوں، میں خدا ہوں وغیرہ اگر مرزا نے بھی کہہ دیا تو اس پر فتویٰ کفر کیوں؟

جواب:۔ بزرگوں کا کوئی قول و فعل شرعاً ہمارے لئے حجت نہیں جو شریعت کے خلاف ہو، بخلاف مرزائیوں کے کہ وہ مرزا قادیانی کو نبی مانتے ہیں نبی کی ہر بات چونکہ شریعت میں حجت ہوتی ہے اس لئے مرزا کے یہ اقوال

مرزائیوں پر حجت ہوں گے۔ نیز یہ کہ بزرگوں کے ان اقوال کو ہم شرعاً صحیح نہیں سمجھتے ہم پر الزام تب ہوتا کہ ہم ان کو شرعاً حجت سمجھتے مرزا کے اقوال کو مرزائی چونکہ شرعاً حجت سمجھتے ہیں تو ان کا فرانہ اقوال کو ماننے کے باعث مرزائی کافر ہوئے۔

نیز تصوف کی رو سے بعض صوفیاء پر ایسی جذب وغیرہ کی کیفیت طاری ہوتی ہے کہ جس میں وہ مدہوش ہو جاتے ہیں۔ اس مدہوشی میں بعض وہ ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جو شرعاً صحیح نہیں ہوتیں بے ہوش ہونے کے باعث ہم ان کو معذور سمجھیں گے اور اگر وہ مدہوش نہ تھے اور عمداً ایسا کہا تو ایسا کہنے والے کو ہم کافر کہیں گے چنانچہ ان کے خلاف شرع اقوال کے لئے دو راستے ہیں یہ کہ معذور ہوگا یا کافر ہوگا۔ اب مرزائی بتلائیں کہ مرزا قادیانی معذور تھا ۔ یا کافر، معذور ہو تب تو وہ اس کو مدہوش مانیں اور مدہوش اور معذوری نبوت کے شایان شان نہیں ۔ نیز اس میں ایک اور بھی فرق ہے کہ جب ان بزرگوں پر مدہوشی کی کیفیت ختم ہوتی تھی تو اگر ان کے کسی مرید نے بتا دیا کہ آپ نے یہ کہا تھا کہ میں محمد ہوں میں خدا ہوں تو اس بزرگ نے فوراً کہا کہ تم نے مجھے قتل کیوں نہ کیا؟ اس سے ثابت ہوا کہ وہ بزرگ بھی اس قسم کے دعاوی کو جائز نہیں سمجھتے تھے بخلاف مرزا قادیانی کہ اس نے نہ صرف ان خلاف شرع باتوں کا مرتکب ہوا بلکہ اس کو وحی اور نبوت کا حصہ بتایا اس لئے مرزائی بھی آج تک اس کی خلاف شرع باتوں پر ایمان لاتے ہیں لہذا تذکرہ اولیاء اور اس قبیلہ کے دوسرے افراد معذور سمجھے جائیں گے مرزا اور مرزائی کافر سمجھے جائیں گے۔

سوال نمبر ۶:۔ قادیانی جماعت یہ اعتراض کرتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دشمنوں سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کا انتخاب فرمایا اور حضور سرور کائنات ﷺ کو دشمنوں سے بچانے کے لئے غار ثور کا، چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں ص ۱۱۲، روحانی خزائن ص ۲۰۵ حاشیہ پر لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے چھپانے کے لئے ایک ایسی ذلیل جگہ تجویز کی جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی (استغفر اللہ) مگر حضرت مسیح کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے بلا لیا نیز یہ کہ مرزا محمود نے اپنی کتاب دعوت الامیر ص ۱۳۳ میں لکھا ہے کہ " حضرت عیسیٰ آسمانوں پر اور حضور علیہ السلام زمین میں یہ حضور علیہ السلام کی توہین اور تنقیص ہے۔

جواب:۔ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا اور حضور سرور کائنات کا زمین میں مدفون ہونا عیسیٰ علیہ السلام کی بلندی اور حضور علیہ السلام کے لئے زمین کا انتخاب کرنا پستی کی دلیل نہیں غرض یہ کہ کسی کا اوپر ہونا یا کسی کا نیچے ہونا اس سے عظمت یا تنقیص لازم نہیں آتی کوئی اوپر ہو یا نیچے جس کی جو شان ہے وہ برقرار رہے گی آسمان والوں کی زیادہ شان ہو اور زمین والوں کی کم مرزائیوں کی یہ بات عقلاً و نقلاً غلط ہے۔

(ا) فرشتے آسمانوں میں رہتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام زمین میں مدفون ہیں اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ فرشتے انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں فرشتے آسمانوں پر ہیں اور رحمت عالم ﷺ روضہ طیبہ میں حالانکہ جبریل امین حضور علیہ السلام کے دربان تھے۔

(ب) ایک دفعہ حضور علیہ السلام کے کندھوں پر مدینہ طیبہ کے بازار میں حضرت حسنؓ سوار تھے آپ ﷺ

ؓ ان کو کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا۔ جس پر حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ حسنؓ تمہیں سواری اچھی ملی ہے اس کے جواب میں حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے عمرؓ اگر سواری اچھی ہے تو سوار بھی اچھا ہے، تو کیا حضرت حسنؓ کا حضور ﷺ کے کندھوں پر سوار ہونا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ حضرت حسنؓ حضور علیہ السلام سے افضل تھے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس طرح فتح مکہ کے موقع پر کعبہ شریف سے بتوں کو ہٹانے کے لئے حضور علیہ السلام کے حکم پر حضرت علیؓ آپ ﷺ کے کندھے پر سوار ہوئے تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ، حضرت علیؓ حضور ﷺ سے افضل تھے۔

(ج) امتی حضور علیہ السلام کے روضہ پر کھڑے ہو کر سلام عرض کرتے ہیں اس وقت امتی زمین پر ہوتے ہیں اور حضور علیہ السلام زیر زمین تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ امتی حضور ﷺ سے افضل ہیں۔ نہیں اور ہرگز نہیں غرض یہ کہ اللہ رب العزت نے حضور علیہ السلام کو جو شان بخشی ہے وہ آپ ﷺ کی ہر حال میں برقرار رہے گی۔ چاہے حضور ﷺ کے کندھوں پر کوئی سوار ہو یا حضور ﷺ کسی کے کندھے پر سوار ہوں جیسے حضور علیہ السلام نے ہجرت کی رات ابوبکر صدیقؓ کے کندھوں پر بیٹھ کر سواری کی (بلا تشبیہ) موتی دریا کی تہہ میں ہوتے ہیں اور گھاس پھوس تنکے اور جھاگ سمندر کی سطح پر ہوتے ہیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ تنکے یا جھاگ موتیوں سے افضل ہوں یا جیسے مرغی زمین پر ہوتی ہے لیکن کوا اور گدھ فضا میں اڑتے ہیں ان کے فضا میں اڑنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ کوا اور گدھ مرغی سے افضل ہوں یا جیسے رات کو آدمی سوتا ہے تو رضائی اس کے اوپر ہوتی ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ رضائی انسان سے افضل ہو، بادام کا سخت چھلکا اوپر ہوتا ہے اور مغز اندر تو اس سے لازم نہیں آتا تو مغز سے چھلکا افضل ہو۔

(د) باقی رہا مرزائیوں کا یہ کہنا کہ حضور علیہ السلام کا زمین میں مدفون ہونا اس سے حضورؐ کی تنقیص لازم آتی ہے تو ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اہل سنت کے نزدیک رحمت عالم ﷺ جس مبارک مٹی میں آرام فرمارہے ہیں اہلسنت کے نزدیک اس مٹی کی شان عرش سے بھی زیادہ ہے

(ھ) مرزائیوں کے منہ بند کرانے کے لئے یہ واقعہ بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ قادیان کے قادیانی مرگھٹ کی جب چار دیواری نہیں تھی۔ تو لوگ چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ کتا مرزا قادیانی کی قبر پر پیشاب کر رہا ہے کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ مرزا سے افضل ہو گیا؟

سوال نمبر ۷۔ اللہ تعالیٰ جھوٹے مدعی کو مہلت نہیں دیتا۔ اور مرزا غلام قادیانی کی جماعت برابر بڑھا رہی ہے ۔معلوم ہوا کہ وہ سچا تھا۔ (سائل مولوی محمد اسحاق مڈھ رانجھا)

جواب:۔ یہ اصول غلط ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے کو مہلت نہیں دیتا۔ دیکھیں دنیا میں شیطان سے بڑھکر اور کون جھوٹا ہو گا؟ وہ کب سے مہلت پر ہے اور کب تک رہے گا۔ رہا جھوٹا مدعی نبوت تو دنیا میں مرزا غلام احمد قادیانی سے قبل بے شمار جھوٹے گزرے ہیں۔ ایک جھوٹا مدعی نبوت ایران میں صالح بن طریف ہوا۔ وہ اور اسکی اولاد۔ نے تین سو سال تک حکومت کی ان جھوٹے مدعیان نبوت کے مہلت پانے کی تفصیل دیکھنی ہو تو کتاب ائمہ تلبیس مؤلف مولانا محمد رفیق دلاوری میں دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ جھوٹ ایک دن ختم ہوتا ہے اور جھوٹے مدعیان

نبوت اور ان کے ماننے والے ہزار ترقیوں کے باوجود آخر ختم ہوگئے آج ان کا کوئی نام لیوا نہیں۔ قادیانیت بھی اسی طرح اپنے انجام کو پہنچے گی ایک وقت آئے گا کہ پوری دنیا میں ان کا نام تک نہ ہوگا ناموں میں! خیال فرمائیں کہ ایک وقت تھا پاکستان میں مرزا کو کافر کہنے پر مقدمے بنتے تھے۔ آج اگر کوئی مرزا کو مسلمان کہے تو جیل جانا پڑتا ہے اتنا بڑا انقلاب آیا کہ مرزائیوں کا نام چوڑھوں کے ساتھ لکھا گیا۔ آج ان کے گرو مرزا طاہر کو پاکستان میں قدم رکھنے کی اجازت نہیں۔ حالانکہ وہ پاکستان میں اپنے اقتدار کے خواب دیکھتا تھا اور اس کے لیے مرزائی دن گنتے اور سازشیں کرتے تھے۔ آج وہ صلیب پرست عیسائیوں کے زیر سایہ لندن میں ہے مسیح علیہ السلام نے آکر صلیب کو مٹانا ہے یہ جھوٹا مدعی مسیحیت اور اس کے پیروان صلیب پرستوں کے آلۂ کار اور وہ ان کے سرپرست ہیں۔

سوال نمبر ۸۔ دیوبندی، بریلوی، شیعہ، اہل حدیث ایک دوسرے پر فتویٰ لگاتے ہیں اگر ہم پر فتویٰ لگا دیا تو ہم کیسے کافر ہوگئے۔ یہ تو ان کی عادت ہے۔ (سائل مولوی محمد اسحٰق مڈھ رانجھا)

جواب نمبر ۱:۔ دیوبندی، بریلوی وغیرہ پر قادیانیت کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے یہ اسلام کے فرقے ہیں۔ قادیانی کفر کے داعی ہیں۔ دیوبندی بریلوی کے بعض لوگوں نے ایک دوسرے پر اگر فتویٰ لگایا تو غلط فہمی یا بد نیتی سے، جبکہ دوسرا فریق اسکو تسلیم نہیں کرتا۔ جیسے بریلوی حضرات نے کہا کہ دیوبندی گستاخ رسول ہیں۔ دیوبندیوں نے کہا کہ ہم گستاخ رسول کو کافر گردانتے ہیں۔ گستاخ رسول واجب التعذیر ہے۔ تو دیوبندیوں نے ان کے فتویٰ کو تسلیم نہیں کیا بلکہ الزام قرار دیا۔ الزام کو اگر قبول کرتے کہ واقعی ہم گستاخ رسول ہیں تو واقعہ میں کافر ہوجاتے غرضیکہ ایک دوسرے کے فتویٰ کو الزام قرار دیکر مسترد کرتے ہیں۔ الزام کا اگر التزام کرتے تو فتویٰ کے مستحق گردانے جاتے۔ بخلاف مرزائیوں کے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹا نبوت کا دعویٰ کیا جو کفر ہے قادیانیوں نے اس کافرانہ دعویٰ کو قبول کر کے کفر کے فتویٰ کو اپنے اوپر تسلیم اور لاگو کر لیا۔ مرزا نے انبیاء علیہم السلام کی توہین کی جو کفر ہے۔ مرزائیوں نے اس کفر کو شریعت سمجھ کر اپنے پر قبول کر لیا۔ مرزا قادیانی نے نصوص قطعیہ کا انکار کیا۔ جو کفر ہے مرزائیوں نے اسے اپنے ایمان کا حصہ بنا کر اپنے کفر کو پکا کر لیا۔ غرضیکہ دیگر فرقوں کا اختلاف ایسا ہے جیسے ایک مقدمہ میں مختلف وکیل اپنے اپنے دلائل دیتے ہیں جو قانون کو مانتے ہیں تو ان کا یہ اختلاف وکیلوں کا اختلاف ہے جیسے ایک وکیل یہ کہے کہ میں قانون کو یوں سمجھا۔ دوسرا کہے کہ میری نظر میں قانون یہ کہتا ہے۔ تو ان کا یہ اختلاف سمجھ اور فہم کا اختلاف ہے۔ قانون کو سب مانتے ہیں۔ جیسے امام شافعیؒ۔ امام مالکؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین دیوبندی بریلوی، اہلحدیث، سہروردی، چشتی۔ قادری، نقشبندی یہ سب اسلام کے وکیل ہیں ان سب کا راستہ نبوت محمدیہ ﷺ کے تاج دار گنبد خضراء کے مکین حضرت محمد عربی ﷺ کی طرف جاتا ہے۔ یہ سب حضور علیہ السلام کے قدموں کے وابستگی کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ اب ایک دوسرا گروہ یا فریق جو سرے سے قانون کو نہیں مانتا۔ وہ قانون سے بغاوت کا ارتکاب کرتا ہے۔ جیسے آنکھوں والا اور اندھا برابر نہیں ہوسکتے ہیں اس طرح قانون کو ماننے والا اور قانون سے بغاوت کرنے والا برابر نہیں ہوسکتے۔

جواب نمبر ۲:۔ نبی کے بدلنے سے امت بدل جاتی ہے۔ مثلاً چار آدمی ہوں انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پایا ان پر ایمان لائے تو یہودی کہلائے اب ان چار میں سے تین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ پایا۔ ان پر

موسیٰ علیہ السلام کے بعد ایمان لاتے تو یہ موسیٰ علیہ السلام کی امت سے نکل کر عیسائیت میں داخل ہوگئے۔ ان تین میں سے دو آدمیوں نے حضور ﷺ کا زمانہ پایا اور عیسیٰ علیہ السلام کے بعد رحمت عالم ﷺ کو اپنا نبی تسلیم کرلیا۔ تو یہ دونوں عیسائیت سے نکل کر اسلام میں داخل ہوگئے اور مسلمان کہلائے۔ ان میں سے کسی نے پہلے نبی کا انکار نہیں کیا مگر ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کو مانتے ہی پہلے نبی کی امت کی نکل کر نئے نبی کی امت میں داخل ہوگئے۔ خدا نہ کرے اب ایک شخص حضور ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی مان لیتا ہے تو حضور ﷺ کے بعد نئے شخص کو نبی مانتے ہی حضور ﷺ کی امت میں نہیں رہے گا۔ یہی حال مرزائیوں کا ہے مرزا نے اپنی کتاب دافع البلاء ص ۱۱ پر لکھا ہے کہ "سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" قادیانیوں نے اسکو نبی تسلیم کرلیا، تو اب یہ مسلمان نہ رہے حضور ﷺ کی امت سے نکل گئے۔ بلکہ قادیانی، مرزائی ہوگئے۔

یا یوں سمجھیں دیوبندی، بریلوی، حنفی، شافعی، سہروردی، چشتی وغیرہ ایک باپ کے بیٹے ہیں۔ ہزار اختلاف ہوں مگر باپ ایک ہے۔ رشتہ ایک ہے۔ آپس میں رشتہ کے اعتبار سے سگے بھائی ہیں۔ لیکن ایک اور شخص جس نے اپنا باپ علیحدہ بنالیا۔ تو یہ ان کا کچھ نہیں لگتا، اس کا باپ علیحدہ ہے۔ دیوبندی، بریلوی وغیرہ کا اختلاف چاہے کتنا شدید نہ ہوجائے۔ یا بعض اغراض پسند قوتیں ان کو لڑا کیوں نہ دیں۔ دین دشمن حکومتیں ان میں اختلاف کو ہوا دے کر ایک دوسرے کے مقابل پر لا کر کھڑا کردیں تو یہ عارضی یا وقتی حالات ہیں تو لکار غلط فہمی حالات کا سانحہ ہے۔ آخر کار ہیں ایک دوسرے کے بھائی کے۔ بخلاف اس شخص کو جسکا باپ علیحدہ ہو ان کا کوئی رشتہ نہ ہو بلکہ ان کے باپ کا دشمن ہو جب یہ دشمن ان بھائیوں کے باپ کی عزت پر حملہ کرے گا تو تمام بھائی اپنے اپنے اختلافات کو بھول کر چھوڑ کر باپ کے دشمن کے مقابلہ میں ایک ہوجائیں گے۔ یہ روزمرہ کے واقعات میں اس طرح دیوبندی، بریلوی، وغیرہ ہم کے آپس کے ہزار اختلافات کے باوجود جب مرزا غلام احمد نے ان کے باپ (روحانی) حضرت محمد عربی ﷺ کے منصب نبوت پر ڈاکہ ڈالا۔ آپ ﷺ کی عزت و ناموس کا تمسخر اڑایا تو حلالی بھائیوں کی طرح دیو بندی بریلوی، اکٹھے ہو کر اپنے باپ (روحانی) کے منکرین و مخالفین کے خلاف متحد ہوگئے۔ مار مار کر ان کا منہ بگاڑ دیا۔ اپنی صف سے نکال دیا اور دنیا کو بتادیا کہ دیوبندی، بریلوی، اختلافات سے قادیانیت و مرزائیت کو فائدہ نہیں اٹھانے دیا جائے گا۔ یہ جواب ہے آپکے سوال کا!

جواب نمبر ۳:۔ اگر دیوبندی، بریلوی، فتویٰ سے مرزائی استدلال کرتے ہیں۔ تو یہ اپنے اختلافات و فتویٰ جات کو کیوں نہیں دیکھتے۔ لاہوریوں نے کہا کہ مرزا نبی نہ تھا۔ اب قادیانیوں نے ان کہ بقول غیر نبی کو نبی مان کر کفر کا ارتکاب کیا۔ قادیانیوں نے کہا کہ مرزا نبی تھا۔ تو ان کے بقول لاہوریوں نے ایک نبی کو نہ مان کر کفر کیا۔ تو اس لحاظ سے لاہوریوں کے نزدیک قادیانی کافر۔ قادیانیوں کے نزدیک لاہوری کافر۔ خس کم جہاں پاک شد۔ امت کے آپس کے اختلافات کو نظیر بناتے وقت قادیانی اپنے کفریہ عقائد و فتویٰ جات کو کیوں نظر انداز کردیتے ہیں سچ ہے کہ لینے کا پیمانہ اور دینے کا پیمانہ اور، یہی ایک بددیانتی کی بڑی علامت ہے۔ فافہم

مسیحی اعتراضات کے جوابات

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر رحمة الله عليه

مغالطہ نمبر ۲:- قرآن نے حضرت یوسف (علیہ السلام) کے متعلق صاف اعلان کیا کہ انہوں نے عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) کی نسبت برائی کا ارادہ کیا تھا۔

جواب :- قرآن مجید کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں:-

وراودته التي هو في بيتها عن نفسه غلقت الا بواب و قالت هيت لک قال معا ذالله انه ربي احسن مثواى انه لا يفلح الظلمون ولقد همت به وهم بها لو لا ان رابرهان ربه كذالک لنصرف عنه السوء والفحشاء انه من عبادنا المخلصين (پ ۱۲ یوسف۱۲ ، نمبر۲۳، ۲۴

اور اس عورت (عزیز مصر کی بیوی) نے جس کے گھر میں وہ (یوسف) تھا اسے (یوسف کو) اپنے ارادہ سے پھسلانا چاہا اور (اس عورت نے) دروازے بند کر لئے اور (یوسف سے) کہا آو جلدی کرو۔ اس (یوسف) نے کہا اللہ کی پناہ (ہر گز ایسا نہیں ہو گا) یقیناً میرے مالک نے میرے ساتھ بہترین سلوک کیا ہے۔ بے شک ظالم کامیاب نہیں ہوتے اور یقیناً اس عورت نے اس (یوسف) سے برائی کا قصد کیا اور وہ بھی اس (عورت) سے ایسا ارادہ کرتا اگر وہ (یوسف) اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل نہ دیکھ چکا ہوتا۔ یوں اسلئے ہوا تا کہ ہم اس (یوسف) سے بدی اور بے حیائی کو پھیر دیں۔ بے شک وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھا۔

ان آیات سے مندرجہ ذیل امور ظاہر ہوتے ہیں۔

۱- عزیز مصر کی بیوی کا ارادہ بدکاری کا تھا جو راودتہ التی سے ظاہر ہے۔

۲- حضرت یوسف علیہ السلام کا قطعی ارادہ بدی سے بچنے کا تھا جس کے لئے نص صریح عن نفسہ موجود ہے۔

۳- حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال پر زلیخا مفتون ہو گئی اور دل کشی و ہوشربائی کے سارے سامان جمع کر کے چاہا کہ یوسف کے دل کو ان کے قابو سے باہر کر دے۔ ایک طرف عیش و نشاط کے سامان، نفسانی جذبات پورے کرنے کے لئے ہر قسم کی سہولتیں۔ یوسف علیہ السلام کا ہر وقت زلیخا کے گھر میں موجود رہنا۔ اس کا نہایت محبت اور پیار سے رکھنا تنہائی کے وقت خود عورت کی طرف سے ایک خواہش کا بے تابانہ اظہار کسی غیر کے آنے جانے کے سب دروازے بند۔ دوسری طرف جوانی کی عمر قوت کا زمانہ۔ مزاج کا اعتدال، تجرد کی زندگی یہ سب داعی اور اسباب ایسے تھے۔ جن سے ٹکرا کر بڑے سے بڑے زاہد کا تقویٰ بھی پاش پاش ہو جاتا، مگر خدا تعالیٰ نے جس کو محسن قرار دے کر علم و حکمت کے رنگ میں رنگین کیا اور پیغمبرانہ عصمت کے بلند مقام پر پہنچایا اس پر کیا مجال تھی کہ شیطان کا قابو چل جاتا۔ اس نے ایک لفظ کہا۔ "معاذ اللہ" (خدا کی پناہ) اور شیطانی جال کے سارے حلقے توڑ ڈالے کیونکہ جس نے خدا کی پناہ لی اس پر کسی کا وار چل سکتا ہے"؟ (حاشیہ ترجمہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ)

۴- حضرت یوسف علیہ السلام کا فرمان کہ عزیز مصر میرا مربی ہے کیا میں اپنے محسن کے ناموس پر حملہ

کروں؟ ظاہری مربی کا اسقدر احترام اور پاس خاطر ہے تو اس پروردگار حقیقی سے کسقدر شرم و حیا کرنا چاہیئے جس نے اپنے فضل و کرم سے ہماری تربیت فرمائی جو ہر جگہ اور ہر وقت حاضر و ناظر ہے۔

۵۔ انہ لایفلح الظلمون ۔ میں قطعاً اس برے کام کے نزدیک نہ جاؤنگا کیونکہ یہ ظلم عظیم ہے۔ اور ظالم ہمیشہ خائب و خاسر رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالم کو کامیاب نہیں کرتا۔

۶۔ اسی سورت کی آیت نمبر ۲۶ میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قول ہے راودتنی عن نفسی کہ اس عورت نے خود مجھے اپنے ارادہ سے پھیر کر اپنی طرف مائل کرنا چاہا۔ اس ارشاد سے ثابت ہوا کہ زلیخا کا ارادہ برائی کا تھا اس کے مقابل حضرت یوسف علیہ السلام کا ارادہ اس برائی سے بچنے کا تھا۔

قال رب السجن احب الی ممایدعو ننی الیہ. (یوسف نمبر۳۳)

حضرت یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی کہ اے میرے رب جس کام کی طرف یہ عورتیں مجھے بلاتی ہیں ۔ اس کی بہ نسبت قید مجھے زیادہ پسند ہے۔ معلوم ہوا حضرت یوسف علیہ السلام کو بدکاری اور اس کے ارادہ سے کسقدر نفرت تھی کہ قید و بند کی مصیبت کو معصیت پر ترجیح دی۔

۸۔ قرآن مجید میں خود زلیخا کے یہ اقوال موجود ہیں:۔

(الف) ولقدر اودتہ عن نفسہ فاستعصم (یوسف نمبر۳۲)

میں نے خود یوسف کو اس کے ارادہ سے پھسلانا چاہا تھا مگر وہ معصوم ثابت ہوا۔

(ب) قالت امراۃ العزیز الئن حصحص الحق انا راودتہ عن نفسہ وانہ لمن الصدقین.

عزیز مصر کی بیوی (زلیخا) نے کہا کہ اب تو حق کھل ہی گیا میں نے ہی اسے (یوسف کو) اس کے ارادہ سے پھسلانا چاہا تھا۔ اور وہ یقیناً سچا ہے۔

یہ زلیخا کا اپنا بیان ہے کہ یوسف علیہ السلام نے اس کے متعلق کسی قسم کا برا ارادہ نہیں کیا۔ جب ایک فریق خود قبول کر لے کہ اس کا مخالف حق پر ہے اور وہ خود باطل پر تو پھر اور کسی شہادت کی ضرورت نہیں رہتی۔

۹۔ شاہ مصر کے سامنے شہر کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق شہادت دی کہ:۔

قال ماخطبکن اذرا ودتن یوسف عن نفسہ قلن حاش للہ ما علمنا علیہ من سوء (یوسف نمبر۵۱)

(شاہ مصر نے عورتوں سے) کہا کیا معاملہ تھا جب تم نے یوسف کو اپنے ارادہ سے پھیرنا چاہا۔ ان عورتوں نے کہا اللہ سب عیبوں سے پاک ہے ہم نے اس میں کوئی برائی معلوم نہیں کی۔

۱۰۔ خود اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کی عصمت کاملہ کی شہادت ان الفاظ میں ادا فرمائی:۔

کذالک لنصرف عنہ السوء والفحشاء انہ من عبادنا المخلصین(یوسف نمبر۲۴)

یوں اس لئے ہوا تا کہ ہم (اللہ تعالیٰ) یوسف سے برائی اور بے حیائی پھیر دیں بے شک وہ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی اور عصمت کبریٰ پر دس دلائل بینہ خود قرآن مجید سے پیش کیئے گئے ہیں۔ آیت

بقیہ ص ۴۷ پر

مجلس تحفظ ختم نبوت کے امراء

از حضرت مولانا تاج محمود رح

مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ:

مجلس کے تیسرے امیر اور سربراہ مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ وہ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے بعد امیر منتخب ہوئے اور اس سے قبل شاہ صاحب اور قاضی صاحب کے ساتھ بطور ناظم اعلیٰ کام کرتے رہے۔

در حقیقت مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ جماعت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے تھے۔

مولانا محمد علی جالندھری ارائیں برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ اپنا اچھا خاصا زمیندارہ تھا۔ نکودر ضلع جالندھر کے ایک گاؤں یکو کے رہنے والے تھے۔ علامہ حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ کے خاص شاگردوں میں شامل اور مدرسہ دارلعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل عالم تھے۔ مولانا جید عالم منطقی اور زبردست مناظر تھے۔ وہ شکل صورت، رہن سہن اور وضع قطع میں ٹھیٹھ پنجابی اور دیہاتی معلوم ہوتے تھے۔ ان جتنی مدلل تقریر احرار کے سارے گروہ میں کوئی مقرر نہیں کر سکتا تھا وہ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوتے چند جملے اردو زبان میں بولتے تو مجمع سے آوازیں آنا شروع ہو جاتیں۔ مولانا تقریر پنجابی زبان میں کریں اور مولانا ٹھیٹھ پنجابی زبان میں تقریر کرنا شروع کر دیتے۔ پنجابی کے محاورے بولتے۔ دیہات کی روزمرہ استعمال کرتے۔ لوگ عش عش کر کے رہ جاتے۔ وہ کھیتوں کی روشوں ہل چلانے والے کسانوں، ان کے ہل پنجابی روٹی بھتہ لانے والی کسان کی بیوی، کھیتوں کے سبزے فصلوں کی لہلہاہٹ سے اپنا مضمون پیدا کرتے، دیہاتی زندگی کے سادہ اور فطری مناظر سے اپنی روانی کا ساتھ بناتے سنوارتے چلے جاتے۔

احرار کے زمانے میں انہیں پرولتاری مقرر سمجھا جاتا تھا۔ کسانوں، مزدوروں، غریبوں اور پسماندہ طبقوں کی زندگی کے مسائل کے متعلق بولتے، سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام پر سخت تنقید کرتے تو ان کی تقریر دور دور تک پہنچتی اس زمانہ میں معلوم ہوا تھا کہ روسی سفارتخانے میں مولانا کی تقریروں کے متعلق خاص طور پر دلچسپی لی جاتی ہے۔ مولانا بعض باتیں عجیب و غریب کہا کرتے تھے مثلاً وہ فرمایا کرتے کہ جس طرح جسم میں جوئیں باہر سے نہیں آتیں بلکہ انسان کی اپنی میل کچیل سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح کمیونزم بھی باہر سے نہیں آیا کرتا بلکہ ملکوں اور قوموں کے اندر ہی سے غربت، معاشی ناہمواری ظلم اور جہالت کی بدولت پیدا ہو جاتا ہے۔ مولانا نے برصغیر کے چپے چپے پر بے شمار تقریریں کیں۔ آخری عمر میں ان کی تقریریں اصلاحی اور تبلیغی ہوا کرتی تھیں۔ انہوں نے اپنی زندگی میں بڑی بڑی معرکتہ آلارا تقریریں کی ہوں گی لیکن ان کی ایک تقریر فروری ۱۹۵۳ء میں نسبت روڈ لاہور پر ہوئی تھی جس ایک تقریر نے لاہور میں آگ لگا دی تھی۔ اور دوسرے دن لاہور سراپا تحریک ختم نبوت بن چکا تھا۔ ایک مثالی اور یادگار تقریر تھی۔ ایک دفعہ اسلامیانِ سرگودھا نے شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ سے جلسے کے لئے وقت لیا۔

سرگودھا والوں نے جلسے کا اہتمام کر لیا۔ اشتہار چھپ گئے۔ تاریخ آ گئی سرگودھا اور شمالی مغربی پنجاب کے دور دراز کے دیہات سے دنیا پہنچ گئی لیکن شاہ جی بیماری کے باعث جلسہ میں نہ پہنچ سکے۔ مولانا محمد علی جالندھری کا بھی وعدہ تھا وہ پہنچ گئے۔ لوگوں کو ابھی تک یہ معلوم نہ ہو سکا تھا کہ شاہ جی نہیں آ رہے۔ عشاء کی نماز کے بعد جلسہ شروع ہوا۔ لاکھوں کا اجتماع تحریک ختم نبوت کی بحرانی کیفیت، مولانا محمد علی جالندھری کا بیان شروع ہوا۔ خدا کی قدرت مولانا کی تقریر میں ایسا جوش و خروش اور نظم تسلسل پیدا ہوا کہ پوری کانفرنس سراپا گوش بن گئی۔ مولانا نے ختم نبوت کی اہمیت، اتحاد امت شان رسالت، رد مرزائیت ملک کے استحکام و بقا کی ضرورت اور مرزائیوں کی سازشی سرگرمیوں پر اتنی معرکتہ الآرا تقریر کی کہ ایک سماں بندھ گیا۔ ساری رات تقریر جاری رہی صبح کی اذان نے تقریر کا سلسلہ منقطع کیا۔ لوگ ششدر اور مولانا خود حیران کہ آج یہ کیسی رات اور کس زور کی تقریر ہو گئی۔ اگلے روز مولانا جالندھری ملتان پہنچے۔ شاہ جی کی خدمت میں حاضر ہو کر ماجرا سنایا۔ شاہ جی نے فرمایا محمد علی مجھے سرگودھا کے جلسہ کی بڑی فکر اور پریشانی تھی۔ میں بھی رات عشاء کی نماز پڑھ کر مصلے پر بیٹھا ہوں تو صبح تک مصلے پر ہی دعا کی حالت میں رہا کہ اے اللہ آج وہاں محمد علی اکیلا ہے تو ہماری سب کی لاج رکھیو۔

مولانا محمد علی کی سب سے بڑی خوبی ان کا جماعت اور تحریکوں کے لئے فنڈز کا انتظام کرنا۔ دیانت امانت سے ان کا حساب رکھنا۔ کفایت شعاری سے جمع کرنا اور تحریک کو یا جماعت کے کام کو باقاعدہ اور ہمیشگی سے جاری رکھنے کا اہتمام کرنا تھا۔ مولانا جالندھری نے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے قیام کے بعد اسکے مالیاتی نظام کی مضبوطی کی طرف خصوصی توجہ دی اور جماعت کے لئے مضبوط فنڈ کا اہتمام کیا۔ مجلس نے فیصلہ کیا کہ چونکہ جماعت نے حفاظت و اشاعت اسلام کا کام کرنا ہے۔ تردید مرزائیت جیسا کٹھن کام اس کے ذمہ ہے۔ مرزائی سازشوں کو بے نقاب کرنے اور قوم و ملک کو اس فتنہ سے بچانے کے لئے ایک منظم جماعت کی ضرورت ہے۔ اس لئے جماعت میں مستقل ہمہ وقتی کام کرنے والے کارکن با تنخواہ رکھے جائیں جو ہر طرف سے بے فکر اور آزاد ہو کر یکسوئی کے ساتھ جماعتی مقاصد کیلئے کام کریں۔

جب اس فیصلے کے مطابق جماعت کے علماء کرام سے با تنخواہ کام کرے اور ہمہ وقتی ڈیوٹی دینے کے لئے کہا گیا تو وہ لوگ جو ساری عمر ملک کی آزادی اور اسلام کی سربلندی کے لئے لوجہ اللہ تعالیٰ ماریں کھاتے رہے تھے۔ ان کی خودداری نے تنخواہ لیکر جماعت کا کام کرنا مناسب نہ سمجھا اور سب اس بات سے ہچکچانے لگے۔

مولانا مرحوم نے یہ محسوس کر کے کہ یہ لوگ اس چیز کو اپنے لئے عار سمجھتے ہیں۔ اپنے آپ کو پیش کیا کہ میں خود بھی تنخواہ لوں گا اور ہمہ وقتی ملازم کی حیثیت سے جماعت کا کام کروں گا۔ اس کے بعد مولانا لال حسین اختر، مولانا محمد حیات، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا محمد شریف بہاولپوری، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا غلام محمد بہاولپوری غرضیکہ تمام مبلغین نے وظیفہ لینا اور ہمہ وقتی کام سرانجام دینا قبول کر لیا۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اس سے مستثنیٰ رہے۔

تمام مبلغین جب جلسوں اور دوروں پر جاتے۔ لوگ ان کی خادم اسلام سمجھ کر جو خدمت کرتے تھے تو وہ اس کی بھی رسید کاٹ دیتے تھے۔ وہ ہدیہ نذرانہ خدمت سب جماعت کے بیت المال میں جمع ہو جاتا تھا۔ مولانا کے

اخلاص، ایثار، دیانت اور امانت کا اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جب مولانا کی وفات ہوگئی اور ہم لوگ ان کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے۔

اگلے روز جب جماعت کے بیت المال جو لوہے کی بہت بڑے سیف کی صورت میں ہے۔ اسے کھولا گیا تو تمام رقوم حساب کے مطابق موجود تھیں۔ البتہ ایک پوٹلی الگ رکھی ہوئی ملی جس میں بائیس ہزار روپیہ تھا اور ساتھ یہ چٹ مولانا نے لکھ کر رکھی ہوئی تھی کہ جب جماعت کے دوسرے مبلغین اور علمائے کرام تنخواہ لینا عار سمجھتے تھے تو میں نے ان کی دلجوئی اور جھجک دور کرنے کے لئے تین صد روپیہ مشاہرہ قبول کر لیا تھا۔ الحمد اللہ میں صاحب جائیداد اور گھر سے کھاتا پیتا ہوں اللہ نے مجھ کو مال اولاد زمین، رزق سب کچھ دے رکھا ہے۔ وہ تین صد روپیہ میں الگ رکھتا رہا ہوں۔ اور یہ بائیس ہزار روپیہ وہ ہے میرے مرنے کے اس رقم کو جماعت کے خزانے میں جمع کر دیا جائے۔

مولانا کی محنت، دیانت اور امانت کا ثمرہ ہے کہ جماعت کا لاکھوں روپیہ مالیت کا اپنا مرکزی دفتر ملتان میں ہے۔ انگلستان میں مجلس کا اپنا ملکیتی عظیم دفتر موجود ہے۔ اسلام آباد کا دفتر جماعت کا خریدا ہوا ملکیتی ہے۔ گوجرانوالہ کا دفتر جماعت کا خریدا ہوا ملکیتی مکان ہے۔

اس کے علاوہ کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ، بہاولپور، سیالکوٹ، گجرات، فیصل آباد اور ملک کے تقریباً ہر ضلع اور بڑے شہروں میں جماعت کے کرایہ پر لئے ہوئے دفاتر موجود ہیں۔ اکثر دفاتر میں ٹیلی فون لگے ہوئے ہیں۔ ان میں مستقل ملازمین کارکن ہیں۔ پھر لاکھوں روپیہ کی زرعی اور سکنی وقف جائیداد جماعت کے نام موجود ہے اور اب الحمدللہ جماعت دینی مقاصد تحفظ ختم رسالت، حفاظت و اشاعت اسلام پر تقریباً تیس لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کر رہی ہے۔

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری ۹ شعبان ۱۳۸۹ھ مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۶۶ء سے ۲۴ صفر ۱۳۹۱ھ مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۷۱ء ۴ سال ۴ ماہ ۲۹ دن تک جماعت کے باقاعدہ امیر اور سربراہ رہے۔

مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر رحمتہ اللہ علیہ

مولانا محمد علی جالندھری کی وفات کے بعد مجلس کے تمام ساتھیوں نے متفقہ طور پر حضرت مولانا لال حسین اختر کو جماعت کا امیر منتخب کیا اور ان کے ساتھ مولانا محمد شریف جالندھری جماعت کے جنرل سیکرٹری بنائے گئے۔ مولانا جماعت کے چوتھے امیر تھے۔ مولانا لال حسین اختر جید عالم، مناظر اور انتہائی درویش منش عالم دین تھے۔ اخلاص کی دولت سے مالا مال تھے۔ پوری زندگی دین کی خدمت میں بسر کر دی۔

ان کی قومی اور ملی زندگی کا آغاز شدھی اور سنگٹھن کے خلاف تحریکوں میں حصہ لینے سے ہوا وہ ابھی کالج میں زیر تعلیم تھے کہ ہندوؤں نے ہندوستان کے مسلمانوں کو ہندو بنانے کی تحریک کا آغاز کیا۔ ہندوؤں کی اس تحریک کو شدھی کی تحریک کہا جاتا ہے۔

مولانا کا دل اس اسلام دشمن تحریک سے تڑپ گیا۔ آپ نے تعلیم کو خیر باد کہا اور جو وفود دیہات میں تبلیغ اسلام کے لئے جاتے تھے۔ ان کے ہمراہ ہو لئے، اسی طرح مولانا لال حسین اختر مولانا ظفر علی خان کے ہمراہ بھی ایک عرصہ تک تبلیغی دوروں میں شامل رہے اور بالآخر حکومت نے مولانا ظفر علی خان اور مولانا لال حسین اختر دونوں کو قابل اعتراض تقریروں کے سلسلے میں گرفتار کر لیا اور مقدمہ کی سماعت کے بعد قید کر دیا۔ یہ قید ان دونوں حضرات

جنے لاہور سنٹرل جیل میں گزاری۔ اسی قید کے دوران جبکہ دونوں صاحبان کے چکی پیستے پیستے ہاتھوں پر چھالے پڑ گئے تھے، مولانا نے یہ اشعار مولانا لال حسین اختر کی فرمائش پر کہے تھے۔

یہ کہہ کر حق جتا دوں گا محمد ﷺ کی شفاعت پر

کہ میں نے تیری خاطر آقا چکی جیل میں پیسی

اور جس نظم کے قافیے بتیسی اور سائینسی وغیرہ ہیں۔ رہائی کے بعد مولانا مستقل قومی تحریکوں اور سماجی کاموں میں حصہ لینے لگے لیکن بد قسمتی یہ ہوئی کہ کہیں مرزائیوں کے ہتھے چڑھ گئے اور مرزائیوں کی لاہوری جماعت کے امیر مسٹر محمد علی جنہوں نے قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے اور جو بہر حال مرزائیوں میں ایک بڑے پڑھے لکھے اور قابل شخص تھے۔ علم اور قابلیت ایک الگ بات ہے اور ایمان کی توفیق ہونا نہ ہونا ایک دوسری بات ہے۔ مولانا لال حسین اختر ان سے متاثر ہوئے اور مرزائیت قبول کرلی۔ ہر کام میں میرے اللہ کی حکمت ہوتی ہے بعض دفعہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کی پرورش میں دیکر فرعون کی حقیقت سے آشنا کر کے پھر موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہی اس کا بیڑہ بھی غرق کیا کرتے ہیں۔ مولانا لال حسین اختر پڑھے لکھے، ذہین فطین نوجوان مرزائیوں نے ان کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کا انتظام کیا اور مولانا ہی کی روایت کے مطابق جس گروپ میں مجھے رکھا گیا۔ اس گروپ کی تعلیم و تربیت پر مرزائی جماعت کا اس زمانہ میں پچاس ہزار روپے خرچ ہوا تھا۔

تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد مولانا مرزائی مبلغ بنا دیئے گئے۔ برصغیر میں مرزائیت کی تبلیغ کے علاوہ مولانا کو جماعت احمدیہ کی طرف سے افریقی ممالک میں مرزائیت کی تبلیغ کے لئے بھیجا گیا۔ مولانا کے سپرد ہوا کہ وہ اپنے مدلل طرز کلام اور بیان سے سینکڑوں مسلمانوں کے ایمان خراب کرنے کی سعی میں حصہ لیں لیکن اللہ تعالیٰ نے مولانا لال حسین اختر کو مرزائیت کی حمایت کے لئے نہیں بلکہ اس شجرہ خبیثہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے پیدا فرمایا تھا۔ وہ کچھ عرصہ افریقی ممالک کے دورے کے بعد ہندوستان واپس آئے۔

مولانا کے اپنے بیان کے مطابق احمدیہ بلڈنگ لاہور جہاں مرزا غلام احمد قادیانی کی ہیضہ سے موت ہوئی تھی، مولانا نے رات کو سوتے ہوئے خواب دیکھا کہ لوگ جمع ہیں اور گویا کوئی خوفناک منظر دیکھ کر پریشان ہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں کھڑے ہو جاؤ، ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ اتنے میں ایک شخص نے چند انسانوں کو ایک رسی جو چمڑے کی تھی اور جسے تانت کہتے ہیں کے ساتھ باندھا ہوا تھا اور انہیں ایک وسیع میدان کے ایک طرف سے لا کر دوسری طرف لے جا رہا ہے۔ جہاں زبردست آگ کے الاؤ جل رہے تھے۔ شعلے دور دور تک نظر آ رہے تھے۔ وہ شخص ان لوگوں کو اس آگ میں پھونک کر پھر واپس دوسری طرف جاتا ہے۔ پھر اور لوگوں کو باندھ کر لاتا اور آگ میں ڈالنے کا سلسلہ شروع کئے ہوئے ہے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ یہ کیا قصہ ہے۔ انہوں نے بتایا یہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ سادہ لوح لوگوں کو مذہب کے نام پر شکار کرتا ہے۔ خوشنما پھندوں میں پھانس کر، نامعلوم طرف لے جاتا ہے۔ یہاں تک کہ یہ شخص ہزاروں آدمیوں کو دوزخ کی آگ کے سپرد کر چکا ہے۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد میری آنکھ کھلی تو میں سخت پریشان ہو گیا۔ مرزائیت کے متعلق میرے دل میں وساوس شکوک اور خطرات پیدا ہو گئے۔ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کو لے کر

پھر دوبارہ پڑھنا شروع کیا۔ جوں جوں میں کتابیں پڑھتا گیا میرے شکوک اور بڑھتے گئے۔ انہی ایام میں جبکہ میں مرزا صاحب کے متعلق سخت تذبذب اور پریشانی میں مبتلا تھا۔ مجھے ایک اور دوسرا خواب دکھائی دیا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک مکان میں ایک شخص منہ پر چادر اوڑھ کر سو رہا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب سو رہے ہیں مجھے بتایا گیا کہ یہ مرزا غلام احمد قادیانی سو رہے ہیں میں نے ان کے چہرے سے چادر اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ انسان نہیں خنزیر ہے میری آنکھ کھل گئی اور میں نے جان لیا کہ حق تعالیٰ نے مجھے مرزائیت کے جھوٹ اور باطل ہونے پر آگاہ فرما دیا ہے میرا تذبذب اور پریشانی ختم ہو چکی تھی۔ میں نے توبہ کی استغفار کیا اور از سر نو کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت پڑھا مرزائیت ترک کر دی مولوی محمد علی کو استعفیٰ لکھ کر دیا اور اللہ سے عہد کیا کہ اس گناہ عظیم کی تلافی کے لئے ساری عمر رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت و رسالت کا خادم رہوں گا۔ واقعی مولانا نے یہ عہد نبھایا۔

قیام پاکستان سے پہلے مولانا مجلس احرار اسلام کے علماء اور مجاہدین کے ساتھ رہے کچھ عرصہ آگرہ میں قیام رہا۔ مجلس احرار اسلام سیاسی جماعت تھی تو اس کے ساتھ ایک غیر سیاسی شعبہ ختم نبوت بھی بنایا گیا تھا۔ اس شعبہ کے سربراہ میاں قمر الدین اچھروی اور انچارج تبلیغ پہلے مولانا عنایت اللہ صاحب تھے جو غالباً کالا باغ کے رہنے والے تھے اور بعد میں مولانا محمد حیات مدظلہ کو بھیجا گیا جنہوں نے کئی سال وہاں رہ کر مرزائیوں کو ناک چنے چبوائے اور ان کی جعلی نبوت کا سارا پول ان کے مثل مسیح کے سامنے کھول کر رکھ دیا جس پر انہیں فاتح قادیان کا خطاب برصغیر کے اہل حق کی طرف سے دیا گیا تھا۔

مولانا لال حسین اختر اگرچہ احرار کی ہر جدوجہد میں اور قید و بند کے ابتلاء میں شریک رہے تاہم ان کی خدمات کا زیادہ تر تعلق مرزائیوں کے تعاقب اور احتساب سے تھا اور وہ بھی گویا ایک طرح کے شعبہ ختم نبوت سے متعلق رہے البتہ قیام پاکستان کے بعد مجلس احرار اسلام واضح طور پر دو دھڑوں میں بٹ گئی۔ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ، مولانا محمد علی جالندھری رحمتہ اللہ علیہ اور قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ اس سیاست سے بالکل بیزار ہو گئے جس کا رواج پاکستان میں فروغ پانے لگ گیا تھا اور ماسٹر تاج الدین انصاری، شیخ حسام الدین ابھی سیاسیات میں مزید تجربے اور ملک و ملت کی خدمت کرنے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن مسلم لیگ اور عوامی لیگ دونوں میں شامل ہو کر انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کا فیصلہ محل نظر تھا اور شاہ جی کی کہی ہوئی بات بالکل صحیح تھی یہی وجہ کہ ان بزرگوں نے مسلم لیگ کی برباد سیاست سے علیحدگی اختیار کر لی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کو باقاعدہ الگ حیثیت سے جماعت کی شکل دی اور یکسوئی سے اشاعت و حفاظت اسلام کا کام کیا اور اس طرح مرزائیت کے حصار میں زبردست شگاف ڈالنے میں کامیاب ہو گئے یہاں تک کہ حق تعالیٰ نے مولانا لال حسین کے بعد آنے والے امیر مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کے دور میں اور ان ہی کی زیر قیادت ہماری آنکھوں کے سامنے انگریزوں کے بنائے ہوئے مرزائیت کے گھروندے کو راکھ کر دیا۔ ہر چند کہ یہاں یہ ذکر بے ربط اور غیر ضروری ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اس سارے سلسلے میں احرار کے ان مخلص بہادر اور جری کارکنوں اور رضاکاروں کو بے حد پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا وہ شمع حریت کے پروانے تھے۔ برصغیر کی پچھلے پچاس سال کی سیاسی اور دینی تاریخ میں انہوں نے بڑا اہم اور شاندار کردار ادا کیا تھا ان کی محبت و جذبہ خدمت ناقابل تقسیم تھا لیکن ہر تقسیم کے صدمے کی طرح انہیں اس تقسیم کا صدمہ بھی سہنا پڑا۔

بہر حال الحمد للہ ان کارکنوں نے بھی ہمت نہیں ہاری ان کے ملک بھر میں دفاتر موجود ہیں سٹیم موجود ہے۔ رضا کار موجود ہیں اور پاکستان میں کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے اجراء کا مشن ان کے سامنے موجود ہے۔ وہ اپنے اکابر کی اس روح کو سمجھتے ہیں کہ اسلام میں امراء کی نہیں غرباء کی زیادہ دلجوئی موجود ہے اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ دین نام ہے بقول علامہ اقبال

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

کہ اگر باد نہ رسیدی تمام بولہبی است

انہوں نے سینہ سپر ہو کر فرنگی کو یہاں سے نکالا تھا اور بے پناہ قربانیاں دی تھیں۔ وہ انگریز کے خود کاشتہ پودے کی پوری تاریخ سے آگاہ ہیں اس کے مقابلہ میں انہوں نے ہمیشہ قربانیاں دی ہیں دے رہے ہیں۔ اور جب تک یہ شجرہ خبیثہ دنیا میں موجود رہے گا۔ وہ حضور ختمی مرتبت ﷺ کی محبت اور وفا کا حق ادا کرتے رہیں گے اور مرزا محمود کی ان کے متعلق پیش گوئی انشاء اللہ کبھی پوری نہیں ہو گی۔ ان کی یکجہتی کو کیوں نقصان پہنچا وہ زیادہ سیاسی طاقت ہونے کے باوجود قوت فیصلہ کی کمزوری کے باعث ملکی سیاسیات میں کوئی ستارہ کیوں نہ بن سکے میں اس تلخ نوائی میں پڑنا چاہتا ہوں نہ ہی غالباً یہ میرے قلم کی ذمہ داری ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا تو مولانا لال حسین اختر نے اپنے آپ کو اس جماعت کے لئے ہمہ تن اور ہمہ وقت وقف کر دیا اور بالآخر جماعت کی خدمت اور حضور ﷺ ختمی رسالت کی پاسبانی کی ڈیوٹی کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے۔

مولانا لال حسین اختر کا وجود مرزائیت کے لئے برق بے اماں تھا۔ کسی مرزائی مبلغ اور مناظر کو مولانا کے مقابلہ میں گفتگو کرنے کی جرأت نہ ہوا کرتی تھی۔ بعض دفعہ مرزائیوں نے مناظرے کے چیلنج دیئے لیکن پھر مختلف حیلوں بہانوں سے راہ فرار اختیار کر جاتے تھے۔ اگر کہیں سامنے آ گئے تو مولانا نے انہیں عبرت آموز شکست دی۔ مرزائی ان کے نام سے بدک جایا کرتے تھے۔

وہ مرزائیت کی چلتی پھرتی انسائیکلو پیڈیا تھے مرزائیوں کی تمام کتابیں اور ان کے حوالے انہیں ازبر تھے۔

مولانا کی زندگی ایک مستقل کتاب کی متقاضی ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں خدمت دین کے بڑے بڑے کارنامے سر انجام دیئے آخر عمر میں مجلس نے انہیں یورپ امریکہ، فجی آئی لینڈ کے دورے پر بھیجا وہ کئی سال تک ان ملکوں میں قیام پذیر رہے۔ انہوں نے قیام انگلستان کے دوران ووکنگ مسجد جو بیگم نواب بھوپال نے مسلمانوں کے لئے بنوائی تھی اور جس پر انگریزوں نے اپنے مرزائی جاسوسوں کو بٹھایا ہوا تھا تاکہ انگلستان میں آنے والے مسلمان ملکوں کے طلباء سفراء تاجر اور دوسرے بندگان مذہبی رسوم کی ادائیگی اس مسجد میں کریں اور یہاں ان کو اس اسلام سے آشنا کیا جائے جو برطانوی سامراج نے خود کاشتہ پودے کے طور پر دنیا میں بنا رکھا تھا۔ جو برطانوی سامراج کی مصلحتوں کے تحت قال اللہ اور قال رسول ﷺ کی تشریح بتاتا تھا۔

بقیہ ص ۳۷ پر

جماعتی سرگرمیاں

رپورٹ: اورنگ زیب اعوان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایبٹ آباد کا انتخاب

سرپرست۔ حضرت مولانا قاضی محمد نواز خان۔ خطیب الیاسی مسجد ایبٹ آباد، امیر حضرت مولانا شفیق الرحمن خطیب مرکزی جامع مسجد ایبٹ آباد، ناظم حضرت مولانا سید افسر علی شاہ خطیب شہزادہ مسجد ایبٹ آباد، نائب امیر اول حضرت مولانا امیر الزمان خطیب جامع مسجد کی ایبٹ آباد، نائب امیر دوم حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب، نائب ناظم حضرت مولانا فیض رسول، ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد صدیق، خازن حضرت مولانا عبدالرشید خان، ناظم نشرو اشاعت۔ حضرت مولانا قاری عبدالصبور۔ رابطہ سکرٹری حضرت قاری طیق الرحمن، نمائندہ مجلس عمومی حضرت مولانا شفیق الرحمن صاحب مدظلہ۔

داتہ ضلع مانسہرہ میں قادیانیت کا تعاقب

داتہ مانسہرہ کا وہ معروف مقام ہے جہاں کسی زمانہ میں قادیانیت کا عروج تھا۔ بحمدہ تعالیٰ علماء اسلام کی کامیاب تبلیغی محنتوں سے اب وہاں قادیانیت منہ چھپائے پھر رہے ہیں۔ کئی گھرانے مسلمان ہوگئے ہیں۔ وہاں پر ہر سال ختم نبوت کی کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام قادیانیت کے تعاقب میں سرگرم عمل ہیں۔ ختم نبوت یوتھ فورس۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخیں قائم ہیں۔ قادیانیوں کی ارتدادی سازشوں کے خلاف اسلامیان داتہ نے متفقہ طور پر گزشتہ چار سال سے قادیانیوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔

گزشتہ دنوں ایک ویگن ڈرائیور مسلمان نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی اسلامیان داتہ نے اسکا نوٹس لیا، تو اس نے آکر معذرت کی ایس۔ ایچ۔ او تھانہ داتہ نے مسلمانوں کو قادیانیوں کی تردید سے روکا تو ختم نبوت یوتھ فورس۔ عالمی مجلس مانسہرہ کا وفد ایس۔ پی۔ مانسہرہ سے ملا۔ ایس۔ پی صاحب نے وفد کو یقین دہانی کرائی کہ مذہبی معاملات میں علماء کی رائے کو ہم فوقیت دیں گے۔ وفد میں داتا مانسہرہ کے یوتھ فورس کے رہنماؤں کے علاوہ حضرت مولانا خلیل الرحمن خطیب داتہ۔ حضرت مولانا مفتی وقار الحق عثمانی خطیب مرکزی مسجد مانسہرہ حضرت مولانا الطاف الرحمن خطیب داتہ۔ مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی شامل تھے۔ (عبدالروف روفی)

ضلع رحیم یار خان کے تبلیغی اجتماعات

بحمدہ تعالیٰ ماہ مئی ۱۹۹۷ء میں طے شدہ شیڈول کے مطابق ضلع رحیم یار خان کی تینوں تحصیلوں میں تحصیلی سطح کی اور شہر میں ضلعی سطح کی ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ ان کانفرنسوں کا اہتمام ضلعی مجلس کے امیر حضرت مولانا قاضی عزیز الرحمن صاحب دامت برکاتہم کی سرپرستی میں ضلعی مبلغ حضرت مولانا حافظ احمد بخش صاحب نے

کیا تفصیل یہ ہے۔

ختم نبوت کانفرنس فیروزہ:۔

۵ مئی بعد از ظہر مدرسہ مدینتہ العلوم کی جامع مسجد کے وسیع و عریض صحن میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ پورے صحن کو شامیانوں سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ شرکاء کے لئے ٹھنڈے پانی کا اہتمام کیا گیا یہ تمام ترانتظامات صاحبزادہ سید ناصر شاہ صاحب اور مدرسہ کے مدرسین نے اپنے ذمہ لے رکھے تھے۔ کانفرنس کی صدارت مخدوم العلماء حضرت مولانا سید حامد علی شاہ برکاتہم نے کی۔ مدرسہ کے طلباء نے قرآن مجید کی خوبصورت تلاوت کر کے ایمان پرور سماں پیدا کر دیا۔ سٹیج سکرٹری مولانا شبیر احمد عثمانی تھے۔ ابتدائی تقریر حضرت مولانا حافظ احمد بخش نے کی اور کانفرنس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی حضرت صاحبزادہ قاضی شفیق الرحمن نے مجاہدانہ خطاب فرمایا ان کے بعد جامعہ عبداللہ بن مسعود کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب نے خطاب فرمایا۔ اور شرعی نقطہ نظر سے قادیانیت کی اسلام دشمنی کو واضح کیا ان کے بعد عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا نے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت پر ایمان افروز خطاب کیا آپ نے قادیانی فتنہ سے متعلق تازہ ترین صورت حال بیان کر کے مسلمانوں سے قادیانی عزائم ناکام بنانے کا عہد لیا۔ آخری خطاب جامعہ عبداللہ بن مسعود کے شیخ الحدیث اور مجلس علماء اہل سنت کے صدر حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی کا ہوا۔ آپ نے قرآن و سنت سے مسئلہ ختم نبوت کی فضیلت و برکت اور مرزا قادیانی کی کتب سے قادیانیت کے کفر کو واشگاف کیا۔ عصر تک اجلاس رہا۔ بھرپور حاضری تھی۔ فلمد للہ کانفرنس ہر لحاظ سے مثالی طور پر کامیاب ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس لیاقت پور:۔

۵ مئی بعد از عشاء مدرسہ قاسم العلوم لیاقت پور میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ گردو نواح کے چکوک و دیہات سے اور شہر سے رفقاء نے شرکت کی۔ مسجد اور مدرسہ کا صحن سامعین سے بھرا ہوا تھا۔ قاسم العلوم کے مہتمم اور صدر مدرس قاری محمد طیب و جملہ مدرسین اور شہر کے دیگر علماء کرام اور جماعتی رفقاء نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے بڑا وسیع اہتمام کیا ہوا تھا۔ خوبصورت سٹیج تھا۔ بھرپور لائیٹنگ سے ماحول بقعہ نور بنا ہوا تھا۔ حضرت مولانا سید حامد علی شاہ صاحب کی صدارت میں کانفرنس شروع ہوئی۔ مولانا شبیر احمد عثمانی سٹیج سکرٹری تھے۔ ابتدائی مقامی علماء کرام کے بیانات کے بعد عالمی مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا اللہ وسایا نے مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت و پاسداری اور فتنہ قادیانیت کے تعاقب کی سو سالہ جدوجہد پر تفصیلی بیان کیا۔ آپ کے بیان سے ایسے محسوس ہوتا تھا۔ جیسے سو سالہ جدوجہد کی مکمل داستان ان کی آنکھوں کے سامنے سے گذر رہی ہے۔ آپ نے سامعین سے فتنہ قادیانیت کے تعاقب کے لیئے نئے انداز میں کام کرنے کا عہد لیا۔ آپ کے بعد جامعہ عبداللہ بن مسعود کے مہتمم و شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمنٰ درخواستی نے ایمان پرور جہاد آفریں۔ حقائق افروز خطاب سے حضرت درخواستی رحمتہ اللہ علیہ کی یاد تازہ کر دی، رات گئے تک اجلاس جاری رہا، بحمدہ تعالیٰ لیاقت پور میں ختم نبوت کانفرنس کے دوررس نتائج برآمد ہوں گے۔ بعض چکوک و دیہات کے عوام نے حضرت مولانا اللہ وسایا سے دورہ کرنے کی درخواست کی آپ نے ان سے وعدہ کیا کہ اولین فرصت میں اس علاقہ کا دورہ کیا جائے گا۔ حضرت مولانا

سید حامد علی شاہ صاحب یادگار اسلاف کی روح پرور وجد آفریں دعاء پر کانفرنس بخیرو خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس ظاہر پیر

۶مئی بعد از ظہر جامعہ احیاء العلوم ظاہر پیر کی جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی استاذ العلماء مفسر قرآن یادگار اسلاف حضرت مولانا منظور احمد نعمانی اور آپ کے گرامی قدر شاگردوں علماء کرام اور مدرسین حضرات کی بھرپور توجہ سے عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔ کٹائی کا موسم ہونے کے باوجود علاقہ بھر سے وفود قافلوں کی شکل میں علماء کرام کی سربراہی میں عوام نے شرکت کی۔ ابتدائی بیانات کے بعد حضرت مولانا حافظ احمد بخش صاحب اور مولانا اللہ وسایا نے تقاریر فرمائیں عالمی مجلس رحیم یار خان کے امیر اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت قاضی عزیز الرحمن کے بیان کے بعد آخری خطاب جمعیت علماء اسلام کے مرکزی خطیب شعلہ نوا مقرر حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری کا تھا۔ آپ کی سحر بیانی سے جامع مسجد و مدرسہ کے در و دیوار جھوم اٹھے۔ عصر تک کانفرنس جاری رہی۔ مسجد کا ہال و صحن سامعین سے بھرے ہوئے تھے۔ بھرپور حاضری تھی۔ خانقاہ عالیہ دین پور شریف کے خانوادہ کے مرد درویش حضرت مولانا صاحبزادہ ریاض احمد دین پوری کے صدارتی بیان و دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس خان پور:۔

۶مئی بعد از عشاء جامعہ عبداللہ بن مسعود میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت جامعہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی نے فرمائی۔ مجلس علماء اہل سنت کے خطیب لاثانی حضرت مولانا عبدالکریم ندیم نے اپنی ایمان پرور جادو بیانی سے کانفرنس کا افتتاح کیا۔ جامعہ کی مسجد کا صحن سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جامع عبداللہ بن مسعود کے روح رواں و بانی حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خان پور آپ کے جامعہ کے مدرسین و طلباء نے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے دن رات ایک کر دیا تھا۔ دور دور تک کانفرنس کے اشتہارات کی تقسیم و تنصیب کا اہتمام کیا گیا باہر سے آنے والے مہمانوں کی مہمانداری کا بہت اچھا انتظام کیا تھا۔

مولانا عبدالکریم ندیم کے بعد مولانا اللہ وسایا نے مختصر بیان کیا مولانا خالد دین پوری کا بہت اچھا بیان ہوا۔ ان کے بعد یادگاری بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری کا مجاہدانہ ولولہ انگیز خطاب ہوا۔ مجلس علماء اہل سنت پاکستان کے ناظم عمومی خطیب اسلام حضرت مولانا عبدالغفور حقانی کے آخری بیان پر رات گئے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس کے موقعہ پر جامعہ کے دفتر میں عالمی مجلس کے رہنما مولانا اللہ وسایا نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا قادیانیوں کو احمدی لکھنے کذاب یوسف کی ناز برداری، اور حکومتی سطح پر قادیانیت کو کھلی چھٹی دینے، کے مسئلہ پر آپ نے مجلس کا نقطہ نظر واضح کیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ حکومت قادیانیوں کو احمدی لکھنے کا آرڈر ابرو بندی سے واپس لے۔ کذاب یوسف کو قرار واقعی سزا دے۔ اور قادیانیوں کو قانون کا پابند بنائے۔ اس موقعہ پر مولانا احمد بخش صاحب جامعہ کے ناظم عمومی مفتی حبیب الرحمن مجلس علماء اہل سنت پاکستان کے رہنما خطیب اسلام مولانا عبدالکریم ندیم اور دوسرے حضرات بھی موجود تھے۔

ختم نبوت کانفرنس رحیم یار خان:۔

۷ مئی بعد از عشاء جامعہ قادریہ رحیم یار خان کی مرکزی جامع مسجد کے صحن میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مخدوم العلماء حضرت مولانا غلام ربانی مرحوم کے جانشین حضرت مولانا عبدالروف ربانی مجاہد فی سبیل اللہ حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمن حضرت مولانا خالد دین پوری کے ایمان پرور بیانات ہوئے۔ جامع مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمن درخواستی اور حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی بھی کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لائے ہوئے تھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی کا جامع اور تفصیلی علمی بیان ہوا۔ آپ نے فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیئے عوام و خواص سے وعدہ لیا۔ آپ کے بعد عالمی مجلس کے رہنما مولانا اللہ وسایا نے خطاب کیا۔ آخری بیان حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری کا ہوا۔ آپ نے ختم نبوت۔ سیرت النبی ﷺ شہادت حسینؓ کے عنوان پر تفصیلی خطاب فرمایا۔ ضلع وشہر کی دینی قیادت کانفرنس میں موجود تھی۔

ختم نبوت کانفرنس صادق آباد:۔

۸ مئی بعد از عشاء الفیصل اکیڈمی کی جامع مسجد قبرستان والی میں ختم نبوت کانفرنس صادق آباد منعقد ہوئی تلاوت و نظم اور حضرت مولانا حافظ احمد بخش صاحب کے بیان کے بعد حضرت مولانا قاضی شفیق الرحمن خطیب رحیم یار خان نے خطاب فرمایا اور اپنی مدلل گفتگو اور شیریں بیانی سے سامعین کے قلب و جگر کو منور کیا آپکے بعد آخری خطاب عالمی مجلس کے رہنما مولانا اللہ وسایا کا تھا۔ آپ نے تفصیل سے قادیانی عقائد و عزائم۔ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت و عظمت پر خطاب کیا۔ کانفرنس میں تمام شہر کی دینی قیادت اور حضرات علماء کرام موجود تھے۔ صادق آباد کی معروف دینی شخصیت حضرت مولانا مشتاق احمد جو حال ہی میں حج کے مقدس سفر سے واپس تشریف لائے تھے اور جن کی بھرپور توجہ و محنت سے یہ کانفرنس انعقاد پذیر ہوئی تھی۔ آپ کی دعا پر رات گئے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی یوں چار روزہ دورے سے رحیم یار خان کے درودیوار عقیدہ ختم نبوت کی صداء سے گونج اٹھے۔ فالحمد للہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

کتبہ
محمد امان اللہ [illegible]

طبی نقطہ نظر سے زدجام عشق" کا تنقیدی جائزہ

شمس الاطباء علامہ الحاج حکیم غلام نبی ایم اے مرحوم کا یہ تنقیدی جائزہ پہلے طبی کتاب خزینہ حکمت میں پھر طبی ڈائجسٹ فروری ۱۹۸۰ء میں شائع ہوا۔ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر کے کاغذات سے اسکی ایک فوٹو کاپی ملی ہے جسے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

یہاں پر اس امر کی وضاحت ضروری ہوگی۔ کہ یہ نسخہ پہلے مرزا قادیانی کو الہام کے ذریعہ شیطان نے بتلایا۔ تنزل الشیطین علی کل افاک اثیم نص قطعی ہے۔ مرزا قادیانی پر مسلط شیطان نے اسکو الہام بنا کر افیون حرام چلیز پر مشتمل یہ نسخہ بتایا۔ من حرامی جیسی پاپی شخصیت مرزا اسکے استعمال پر تل گیا۔ اور پھر مرزا کے استعمال نے اسے قادیانی گروہ کے لیے نسخہ کیمیاء بنا دیا۔ (افیون کیمیاء ہوگی) حکیم نور الدین نے قادیانی گروہوں کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر نسخہ پر مرزا کی الہامی مہر پر اپنی طبی مہر لگا دی۔ یہ سونے پر سہاگہ ہوگیا حکیم نور الدین کی ہوس زر نے قادیانیوں کو خوب لوٹا، مال حرام بجائے حرام رفت قادیان سے لیکر ربوہ تک خوب افیون نسخہ شفاء کے طور پر استعمال کیا گیا حالانکہ یہ محتاج بیان نہیں کہ حرام میں شفاء نہیں ہے۔ اب اس مضمون میں ماہر فن نے طبی نقطہ نظر سے سوال اٹھایا ہے کہ یہ نسخہ ادویات کی خصوصیات کے لحاظ سے مضر ہے جس بیماری کے لیے تجویز ہوا اسکو بجائے نفع کے نقصان دیتا ہے تو اس لحاظ سے مرزا کا الہام اور نور الدین کی طب دونوں کا جنازہ نکل گیا۔ اب آپ پہلے مرزا قادیانی کا وہ حوالہ پڑھیں جس سے اس نسخہ القائے شیطانی "کا شرف حاصل کیا۔ اور اسکے بعد پھر مضمون کو ملاحظہ فرمائیں تاکہ پیرو مرید کی جہالت مابی آپ پر الم نشرح ہو سکے۔

حامد علی قادیانی خادم حضرت مسیح موعود (مرزا آنجہانی) بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت صاحب مرزا؟ نے دوسری شادی (محمود کی اماں سے) کی تو ایک عرصہ تک تجرد میں رہنے اور مجاہدات کرنے کی وجہ سے آپ (مرزا) نے اپنے قویٰ میں ضعف محسوس کیا (پھر شادی کیوں کی؟) اس پر وہ الہامی نسخہ جو زدجام عشق کے نام سے مشہور ہے۔ بنوا کر استعمال کیا۔ چنانچہ وہ نسخہ نہایت ہی بابرکت ثابت ہوا۔۔۔۔۔۔ الہامی ہونے کے متعلق دو باتیں سنی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ یہ نسخہ الہام ہوا تھا۔ دوسرے یہ کہ کسی نے یہ نسخہ حضور (مرزا) کو بتایا۔ اور پھر الہام نے اسے استعمال کرنے کا حکم دیا۔ (تذکرہ ص ۶۱۷ طبع ۳ بحوالہ سیرت المہدی حصہ ۳ روایت نمبر ۵۶۹)

نسخہ زدجام عشق یہ ہے جسمیں ہر حرف دوا کے نام کا پہلا حرف مراد ہے زعفران۔ دار چینی۔ افیون۔ مشک۔ عقر قرحا۔ شنگرف۔ قرنفل یعنی لونگ ان سب کو ہموزن کوٹ گولیاں بناتے ہیں اور روغن سم الفار میں چرب رکھتے ہیں اور روزانہ ایک گولی استعمال کرتے ہیں۔ (تذکرہ ص ۶۱۷ ط ۳ بحوالہ سیرت المہدی ج ۳ ص ۵۱) اب اس نسخہ کی طبی لحاظ سے حقیقت ملاحظہ ہو مضمون نگار نے اسے حکیم نور الدین کا نسخہ بتایا ہے حالانکہ مرزا کی یہ کرشمہ سازی ہے۔ تاہم اسے نور الدین نے استعمال کر کے فن سے عدم واقفیت کا ثبوت دیا۔ (ادارہ)

حکیم نور الدین صاحب بھیروی کو عوام اور اطبا ایک بہت بڑا طبیب سمجھتے ہیں۔ اور ان کے متعلق عام خیال یہ ہے کہ آپ فن کے امام تھے۔ زدجام عشق ان کا سعر کے کا نسخہ ہے جس کے متعلق دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ یہ

ضعف باہ کو دور کرنے میں اپنا جواب آپ ہے۔ آئندہ صفحات میں ان دعاوی کی حقیقت واضح کی گئی ہے جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں حکیم صاحب کامیاب طبیب نہ تھے۔ بلکہ آپکی شہرت دراصل احمدیہ تحریک کی مرہون تھی۔

یہ تنقید اس سے قبل بھی خزینہ حکمت میں شائع ہو چکی ہے۔ لیکن چونکہ ابھی تک اس کی مانگ روزافزوں ہے اس لئے اسے پھر سے شائع کیا جا رہا ہے۔

نسخہ:۔ زمانہ قیام جموں میں ایک مسلمان رئیس کی قوت باہ بے حد ضعیف ہو گئی اس نے حکیم صاحب سے عرض کی کہ کوئی خاص دوا میرے لئے تیار کریں۔ حکیم صاحب نے نسخہ ذیل بنایا۔ زعفران دار چینی جائفل۔ مشک ۔ عاقر قرحا۔ شنگرف۔ قرنفل ہر ایک ا ماشہ مروارید ماشہ شہد میں ایک سرخ کی گولیاں بنائیں اور کارڈ اور آئل کے ساتھ ایک گولی بعد از غذا کھائیں کارڈ لور آئل کی جگہ مسکہ ایک تولہ کے ساتھ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

اس کے چند روز کے استعمال سے بہت فائدہ ہوا۔ اس نے شکریہ کے طور پر کئی قیمتی گھوڑے حکیم صاحب کو دیئے۔ اور حکیم صاحب کی بیوی بچوں سمیت دعوت کی جب حکیم صاحب کی بیوی ان کے مکان پر گئیں تو اس رئیس کی بیگم نے سونے کے بڑے کڑے انکو پہنائے (بیاض خاص ص ۴۷/۴۸)

تنقید:۔ زوجام عشق حکیم صاحب کا معرکہ کا نسخہ ہے۔ جس پر انہیں بے حد اعتماد ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کو جتنا شاندار اور معرکہ پرور نسخہ قرار دیا جاتا ہے، یہ اتنا ہی لچر بے بنیاد اور نقصان رساں ہے۔ کیونکہ اس نسخہ کے اجزاء دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ نہ تو حکیم صاحب قوت باہ سے واقف ہیں اور نہ ہی خواص الادویہ سے واقفیت رکھتے ہیں صرف چند دواؤں کو جو قوت باہ کے لئے مختلف صورتوں اور مختلف حالتوں میں استعمال کی جاتی ہیں انہیں یکجا کر دیا ہے اور اس میں ایک ایسی پیچیدگی بلکہ شعبدہ بازی رکھ دی ہے جس سے دوسرا شخص جو اس فن سے صحیح طور پر واقف نہیں متاثر ہوئے۔ بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کا شاعرانہ نام زوجام عشق اور پھر ہر لفظ سے ایک دوا کے نام کیطرف اشارہ کر کے اسے نسخہ کیصورت دے دی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس گورکھ دھندے کا کوئی سر پیر نہیں

قوت باہ کی حقیقت:۔

جہاں تک قوت باہ کا تعلق ہے اطبائے متقدمین و متاخرین سے لے کر موجودہ دور کے ماہر جنسیات اور ڈاکٹروں تک اس امر پر متفق ہیں کہ قوت باہ کوئی ایسی طاقت نہیں جو کسی ایک عضو یا صرف پٹھوں ہی سے متعلق ہو۔ اس کا تعلق انسانی انرجی توانائی جو خون کے اندر پائی جاتی ہے اور اس فورس طاقت کے ساتھ ہے جو انسانی اعضا میں پائی جاتی ہے۔

جب کسی عضو کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ یا خون کی توانائی زائل یا کم ہو جاتی ہے تو اس سے ضعف باہ پیدا ہو جاتا ہے۔

اسکی بہترین مثال سٹیم انجن کی ہے کہ انجن کے تمام پرزوں کی درستی کے ساتھ اس میں آگ اور پانی پوری مقدار میں ہو، تاکہ صحیح پرزوں کو حرکت دے سکے۔ جس سے انجن اپنی رفتار قائم رکھ سکے مگر ہمارے اکثر نااہل اطباء اس مسئلہ اور حقیقت کو نہ سمجھتے ہوئے صرف ادویہ پر بھروسہ کر لیتے ہیں کہ فلاں دوا فلاں مرض کے لئے مفید ہے بعینہ یہی صورت حکیم نور الدین صاحب جیسے کتابی حکیم کی تھی۔ جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اسے فن سے دور کا

لگاؤ بھی نہ تھا۔ جس کا ثبوت ان کا یہ معرکتہ الآرا نسخہ ہے۔

تجزیہ ادویہ:۔

نسخہ کے تمام اجزا تقریباً متضاد ہیں کوئی جزو اگر اعصاب کو گرم کرتا ہے تو دوسرا ٹھنڈا کرنے والا ہے۔ اگر ایک تقویت دیتا ہے۔ تو دوسرا ضعف پیدا کرتا ہے اس کے علاوہ اگر ایک دماغ کو مفید ہے تو دوسرا دل کو مضر ہے اگر کوئی جگر کو مفید ہے تو پٹھوں کے لئے مضر ہے کوئی معدہ کو مضر ہے تو کوئی گردوں کے لئے ضرر رساں ہے۔ بہر حال ایک لایعنی طومار ہے جو حکیم صاحب نے یک جا کر دیا ہے جس کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ

این نسخہ بے معنی غرق نے ناب اولی

نسخہ میں زعفران اور افیون دونوں انتہائی مضعف قلب و جگر ہیں شنگرف ۔ دار چینی ۔ جائفل ۔ عاقر قرحا اور قرنفل مضعف اعصاب ہیں کاڈ آئل معدہ اور جگر کو خراب کرتا ہے۔

روغن سم الفار جس طریقہ سے بنایا گیا ہے یہ نہ صرف طاقت کے لئے غیر مفید ہے بلکہ سخت مضر ہے مروارید یہ برائے وزن بیت ہے ورنہ یہ حیوانی چونا جسے مفرح قلب لکھا گیا ہے دراصل اعصاب کو ٹھنڈا کرتا ہے اس نسخہ میں اسکی شمولیت بعید از عقل ہے۔

اس نسخہ میں کوئی دوا ایسی نہیں جس سے خون کے اندر توانائی میں اضافہ ہو جہاں تک اس کے اجزا میں طاقت دینے کا تعلق ہے۔ تمام دوائیں کسی ایک عضو کو مرکزی نقطہ قرار دے کر تجویز نہیں کی گئیں

زعفران گرم بدرجہ دوئم، خشک بدرجہ اول دار چینی گرم و خشک بدرجہ سوم جائفل گرم بدرجہ دوم خشک بدرجہ دوم سوم افیون سرد اور خشک بدرجہ چہارم مشک سرد خشک بدرجہ دوم عاقر قرحا گرم و خشک بدرجہ سوم شنگرف گرم و خشک بدرجہ دوم قرنفل گرم و خشک بدرجہ سوم سرد و خشک بدرجہ دوم سم الفار گرم و خشک بدرجہ چہارم

فائدہ:۔

جہاں تک اس نسخہ کے فائدہ کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں اس میں چند ادویہ مثلاً لونگ ۔ دار چینی۔ مقوی باہ اور جگر ہیں انسے کسی قدر حرارت بھی پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ بعض اجزا مثلاً افیون مروارید کی شمولیت سے ضائع بھی ہو سکتی ہے۔ بہر حال کسی قدر حرارت اور معدہ اور جگر کی تقویت قائم رہتی ہے جس سے ممکن ہے ان لوگوں کو فائدہ ہو جائے جن کی قوت باہ معدہ اور جگر کی خرابی سے کمزور ہو گئی ہے۔ ورنہ اسے معرکہ یا شان کا نسخہ کہنا غلط بات ہے۔

تجربہ کے طور پر آج بھی ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ بے شک اطبا یا ڈاکٹر صاحب اس کو اپنے مریضوں پر استعمال کرائیں انہیں شائد ۲ فیصد سے زیادہ فائدہ نہ ہو۔ اگر یہ واقعی اس قدر شاندار نسخہ ہے تو بے شک معالجین کو خوش ہونا چاہیئے کہ انہیں ایک نایاب چیز مل گئی اور آئندہ انہیں اس نسخہ کے علاوہ کسی اور نسخہ کی ضرورت نہیں لیکن ہمارا دعویٰ ہے کہ ہندو پاکستان میں کوئی معالج ایسا دعویٰ نہیں کرے گا کہ یہ نسخہ واقعی اکسیر اور بے پناہ فوائد کا حامل ہے اور نسخہ کی ضرورت نہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ نسخہ نہ حرف غلط اور بے اصول ہے۔ بلکہ لچر اور فن طب کے نام پر ایک دھبہ ہے اور فن کو ایسی چیزوں سے جس قدر جلد ممکن ہو پاک کر دینا چاہیئے۔ (اور پاکستان کو مرزائیت سے ادارہ)

ختم نبوت

حیات عیسیٰ علیہ السلام۔ظہور مہدی خروج دجال اور قیامت پر مشتمل

چہل حدیث

مولانا محمد طیب / مولانا قاضی احسان احمد

اللہ وانا خاتم النبین لانبی بعدی (رواہ ابوداؤد ج ۲ / ۸ ۲ ۲ ترمذی ج ۲ / ۵ ۴ ۴ مشکوہ / ص ۶ ۴

ترجمہ :۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں ستائیس (۲۷) کذاب ودجال ہونگے جن میں سے چار عورتیں ہونگی حالانکہ میں سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یوں ہے کہ عنقریب میری امت میں تیس (۳۰) جھوٹے پیدا ہونگے جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ (از ختم نبوت کامل)

حدیث نمبر ۴

عن جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا محمد انا احمد وانا الماحی معی اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی عقبی وانا العاقب الذی لیس بعدہ نبی (رواہ البخاری، مسلم ج ۲ / ۱ ۶ ۲ ابو نعیم فی الدلائل ۱ ۲

ترجمہ :۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں یعنی میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوگا (اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جسکے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔ (ترجمہ از ختم نبوت کامل)

حدیث نمبر۵

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امتی کذابون دجالون سبعتہ وعشرون منھم اربع نسوۃ وانی خاتم النبین لا نبی بعدی مشکل الاثار ۲ / ۳ ۱۰۴ احمد الطبرانی فی روایتہ ثوبان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی

حدیث نمبر۶

عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسو سھم الانبیاء کلماھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی و سیکون خلفاء فیکثرون بخاری / ص۹ ۴ ج۱ ابن ماجہ' ابن جریر' ابن شیبہ

ترجمہ :۔ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کی سیاست خود انکے انبیاء علیھم السلام کیا کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو انکا خلیفہ بنا دیتا' لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ (ترجمہ ختم نبوت کامل)

حدیث نمبر۷

عن عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء ۔ رواہ مسلم عن عبد اللہ بن ابراہیم بن قلوط' مسلم ج / ۶ ۴ ۴ کنز العمال

ترجمہ :۔ میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجد انبیاء کی خاتم اور آخر ہے۔ (ف) حاصل یہ ہے کہ انکے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہوگا اور نہ کسی نبی کی اور مسجد بنے گی۔ (ختم نبوت کامل)

حدیث نمبر۸

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالتہ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی۔ رواہ الترمذی ج ۲ / ۵۱ ' مستدرک ج ۴ / ۳۹۱ ' الجامع الصغیر ج / ۸۰ السراج المنیر ج / ۳ ۴ ۴

ترجمہ :۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت منقطع ہوچکی' پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔ (از ختم نبوت کامل)

(ف) یعنی رسول بنتے اور نبی بنتے بند ہوگئے نہ کوئی رسول بن کر آئے گا اور نہ نبی بن کر آئے

تبصرہ کتب (ادارہ)

تبصرہ نگار مولانا قاضی احسان احمد

نام چراغ محمد مصنف قاضی محمد زاہد الحسینی صفحات ۶۲۴

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی علمی قابلیت اور فضل و کمال کے اعتبار سے کسی تعارف کے محتاج نہیں، حق تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے بے پناہ خصائص سے بہرہ ور فرمایا ہے۔ اللہ کریم انکے تمام امور حسنہ کو مقبولیت عامہ اور تامہ نصیب فرمائیں۔

قرآن کریم نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے حالات زندگی اور انکی سوانح کو جگہ جگہ اجاگر کیا۔ بعض انبیاء کا تذکرہ قدرے تفصیل سے اور بعض حضرات انبیاء کا ذکر خیر مختصراً بیان فرمایا ہے۔ اور دوسری اقوام عالم کا تذکرہ بھی موجود ہے۔ اس طرح تاریخ اسلامی میں صحابہ عظام رضی اللہ عنھم کے احوال، ان کے سوانح ان کے کارنامے اور تابعین کرام رحمۃ اللہ علیہ کے سوانح اور دیگر اکابرین امت کے حالات اور انکی محنتوں اور کاوشوں کو محفوظ نہیں بلکہ محفوظ تر رکھا ہے۔ ان تمام حضرات اکابرین کے حالات زندگی کو محفوظ رکھنے اور ان کو سنہرے حرفوں کے لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ آنے والوں کے لئے نصیحت اور چراغ ہدایت بن جائیں اور ان صلحاء کی زندگی کو اپنے لئے نمونہ اور قرطاس ہدایت سمجھیں۔ برصغیر پاک ہند میں بہت عظیم اور نمایاں شخصیات ہوئی ہیں انہی شخصیات مقدسہ میں سے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی اور ان جیسے بہت عظیم اکابر ہوئے ہیں۔

ایک جامع شخصیت قطب الارشاد و التکوین شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی ہیں، حق تعالیٰ نے آپ کو اس قدر بلند مقام عطاء کیا کہ جس کو اس ناکارہ کی زبانی ادا نہیں کیا جاسکتا۔ حق تعالیٰ کی تعریف اور حضور کی تعریف کا حق تو کجا ہم تو حضور کے غلاموں کے غلاموں کی تعریف کا بھی حق ادا نہیں کرسکتے۔

شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کے سوانح پر حضرت مولانا محمد زاہد الحسینی نے تعلیم سے لے کر آزادی تک کی تمام تفصیلات درج کردیں ہیں۔ اور حضرت کی قید و بند کی صعوبتیں تحریر کردی ہیں۔ حضرت مولانا زاہد الحسینی شیخ الاسلام حضرت مدنی کے شاگرد خاص اور شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد لاہوری کے خلیفہ مجاز تھے آپ کو روحانی طور پر ایک بلند مقام حاصل تھا۔ قدرت نے ان کو مرجع خلائق بنا رکھا تھا۔ حضرت کی کئی تصانیف رسائل اور کتب کی شکل میں منظر عام پر آچکی ہیں۔

جن میں قرآن کریم کی تفسیر کو اللہ تعالیٰ نے بہت مقبولیت سے سرفراز فرمایا ہے۔ سیرۃ النبی پر بھی آپ کی جامع تصنیف موجود ہے۔ زیر نظر کتاب شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کی سوانح پر مشتمل ہے۔ عشق و محبت کے تمام دریا عبور کرکے اس کتاب کو تحریر فرمایا ہے۔ اور حضرت کی آزادی تحریک میں شرکت کی ایسی مربوط قلم بندی کی ہے جس پر بجاطور پر سے آپ لائق تحسین و تشکر ہیں

حضرت کے ساتھ انتہائی عقیدت کی وجہ سے کتاب کا نام حضرت کے تاریخی نام پر "چراغ محمد" رکھا۔

تحریک آزادی کی جدوجہد حضرت اقدس کی سوانح حیات گزشتہ سو سالہ تاریخ کے حقائق جاننے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ازحد ضروری ہے۔

کوئی کتب خانہ، کوئی جائے مطالعہ اس سے صرف نظر کئے بغیر تکمیل کے مراحل کو نہیں پہنچ سکتا۔ ایک عمدہ کتاب میں جتنی خوبیاں ہو سکتی ہیں ان تمام تر خوبیوں کی حامل ہے اللہ کریم حضرت کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کے لئے سرمایہ آخرت بنائے اور ہمیں اس سے سبق حاصل کرنے اور اپنے اکابر سے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قیمت کتاب ۳۰۰ روپے۔ ملنے کا پتہ: دارالارشاد مدنی روڈ اٹک شہر پاکستان

نام: تحفہ قادیانیت جلد سوم مصنف: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم صفحات ۶۷۲

سن اشاعت: جنوری ۱۹۹۷ء

حضرت اقدس حکیم العصر، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کو حق تعالیٰ نے بے پناہ علمی اور عملی خوبیوں سے نوازا ہے۔ اس وقت علمی میدان میں آپ کو ملک بھر میں بہت ممتاز اور نمایاں مقام حاصل ہے۔ خاص طور عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے عظیم موضوع پر حق تعالیٰ نے آپ سے بہت گراں قدر خدمت لی ہے۔ اور آپ کو اتھارٹی کا درجہ حاصل ہے۔

حضرت اقدس مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد دام اللہ فیوفیہم اور حضرت مولانا مفتی احمد الرحمان کے حکم پر حضرت لدھیانوی مدظلہ کے رسائل کو جمع کر کے تحفہ قادیانیت کے نام سے شائع کیا گیا۔ اس سے قبل دو جلدیں شائع ہو کر مقبولیت عامہ اور تامہ حاصل کر چکی ہیں۔ تیسری جلد حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اللہ کریم حضرت کی اس عظیم محنت کو قبول فرمائیں اور امت محمدیہ ﷺ کے لئے نفع کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

اس کتاب میں حضرت نے اپنے مقام علم و فضل اور عوام کے درجہ علمی اور قادیانیوں کی مجبوری اور کم فہمی ان سب امور کو مدنظر رکھتے ہوئے انتہائی اہم موضوعات پر بہت آسان اور عام فہم انداز سے جامع گفتگو فرمائی ہے۔

اس کتاب میں حسب ذیل موضوعات پر بحث کی گئی ہے:۔

حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ چودہ صدیوں کے اکابر کی نظر میں۔

مرزا غلام احمد کا مقدمہ اہل عقل و انصاف کی عدالت میں نزول عیسیٰ چند تنقیحات و توضیحات۔

ترجمہ مقدمہ عقیدہ الاسلام مہدی آخر الزماں اور فرقہ مہدویہ۔

مذکورہ بالا تمام موضوعات بہت اہمیت کے حامل ہیں مگر ان میں سے خاص طور پر مرزا غلام احمد کا مقدمہ اہل عقل و انصاف کی عدالت میں بہت اہمیت رکھتا۔ اسے ماتھے کی جھومر قرار دیا جاسکتا ہے۔ اللہ کریم اس کتاب کو عام طور پر مسلمانوں کے لئے اور خاص طور قادیانیوں کے لئے سامان ہدایت بنائے (آمین)

اللہ کریم ہمیں حضرت سے کامل فیض یابی کی توفیق عطا فرمائے۔ کتاب کے لئے عمدہ کاغذ، اعلیٰ طباعت، کمپیوٹر کتابت، مضبوط اور خوشنما ٹائٹل کا اہتمام کیا گیا ہے۔ غرض کہ کتاب حسن ظاہری اور حسن معنوی کا مرقع ہے۔ علمی دستاویز اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں کا حسین آئینہ دار ہے۔

رعائتی قیمت: -/۱۵۰ روپے ملنے کا پتہ: مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

اکابر کے خطوط

ادارہ

حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ ہر دو اکابر حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ تھے۔ دونوں حضرات کی محبت مثالی تھی۔ حضرت جالندھری نے حضرت قاضی صاحب کو خط لکھا حضرت قاضی صاحب کی مصروفیت کے باعث جواب میں تاخیر ہوگی۔ حضرت جالندھری نے تاخیر کا شکوہ کیا۔ اب حضرت قاضی صاحب کا خط آیا۔ حضرت جالندھری سفر پر تھے۔ جواب میں تاخیر ہوگئی تو حضرت قاضی صاحب نے جواب شکوہ کے طور پر ذیل کا ایک شعر لکھا قرض چکا دیا۔ پڑھیے اور سر دھنیے۔

مکرم کا شعر ہے اور بہت برمحل ہے

ہم جو شکیب ہیں تو تغافل شعار ہیں
شیخ شکیب ہیں تو توکل شعار ہیں

والسلام
احقر احسان احمد

*

حضرت مولانا محمد شریف جالندھری کو حضرت قاضی صاحب نے خط لکھا اور شجاع آباد تشریف لانے کا حکم دیا۔ مولانا محمد شریف جالندھری بروقت نہ جاسکے تو حضرت قاضی صاحب نے ذیل کا ایک شعر تحریر کیا۔ جس میں بروقت نہ پہنچنے پر بزرگانہ تنبیہ فرمائی۔ مولانا محمد شریف جالندھری سر کے بل پہنچے لیکن تحریر فرمودہ شعر ہمارے لئے تاریخی حیثیت اختیار کر گیا۔

میرے کھنچنے سے کچھ ایسا ہی وہ کھنچتے ہی گئے
رشتہ الفت نازک تھا رسہ کشی میں ٹوٹ گیا۔

والسلام
دعاگو
احسان احمد
۱۵ ربیع الثانی

*

حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر اور حضرت مولانا محمد علی جالندھری ناظم اعلیٰ تھے۔ مجلس کے زیر اہتمام چند کانفرنسیں تھیں۔ دفتر مرکزیہ نے حضرت قاضی رحمۃ اللہ علیہ کا وقت دیا لیکن حضرت قاضی صاحب پہنچ نہ سکے ظاہر ہے کہ مقامی رفقاء نے برہمی کا اظہار کیا، حضرت جالندھری رحمۃ اللہ نے حضرت قاضی صاحب کو خط لکھا کہ آپ کے بغیر میں کس کام کا؟ آپ کے نہ آنے سے کانفرنسیں پھیکی رہیں۔ رفقاء ناراض ہوئے۔ بغیر دلہا کے برات کو دیکھ کر کارکنوں کے حوصلے پست ہوئے۔ آپ کے تشریف نہ لانے سے میری کمر ٹوٹ گئی۔ براہ کرم آئندہ وقت دے کر ضرور تشریف لائیں وغیرہ وغیرہ۔ اندازہ فرمائیں کہ حضرت جالندھری کس طرح جماعتی نظم کو چلانے کے لئے اصول وضوابط کے آدمی تھے اس سے ان کی عظمت کردار کا پتہ چلتا ہے۔ اب حضرت قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بلندی کردار کا اندازہ فرمائیں کہ ذیل کا خط لکھ کر نہ صرف اس شکایت کا ازالہ کردیا بلکہ آئندہ کے نظم کی پابندی کا وعدہ فرمالیا۔ اللہ رب العزت کی دونوں اکابر پر کروڑ رحمتیں ہوں۔ حضرت قاضی کا ایمان پر جواب ملاحظہ فرمائیں جوان کی بلندی کردار کا آئینہ دار ہے۔

قاضی احسان احمد امام شاہی جامع مسجد
شجاع آباد، پاکستان

حضرت مخدوم برادر مکرم و معظم مد فیوضہم
وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
محبت نامہ ۔ ہدایت نامہ شفقت نامہ ملا
جن جذبات کا جناب نے اظہار فرمایا ہے اللہ
رب العزت ان کا اجر جناب کو دارین میں عطا فرمائیں
میں اپنے مشفق و محسن بھائی کو قسمیہ یقین
دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ العزیز اب تا دم زندگی
جناب کو ہرگز ہرگز ہرگز کوئی شکایت سننے میں
نہیں آئیگی ۔ مجھے ما منصبی مجھے پورا یقین ہے
کہ میرے اس یقین دہانی کے بعد جناب بھی میرے
تمام خطاؤں کو معاف فرما دینگے ۔ اور اپنا مخلص نہ [illegible]
دعاؤں میں شامل رکھیں گے ۔ والسلام
آپکا بھائی خادم احسان احمد

جمعیت علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین کا باہمی اعتماد و ربط مثالی تھا۔ دونوں جماعتیں ترویج و اشاعت اسلام کے لئے اپنے اپنے دائرہ کار میں مصروف عمل تھیں۔ بہاولنگر میں مجلس اور جمعیت کے مقامی رفقاء کی کسی مسئلہ پر تو تکار ہوگئی۔ جمعیت بہاول نگر کے رفقاء نے مجلس بہاول نگر کے رفقاء کے خلاف قائد جمعیت مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود مرحوم کو شکایتی خط لکھ دیا۔ حضرت مفتی صاحب نے حضرت مولانا محمد شریف جالندھری کو وہ خط اپنے والانامہ کے ساتھ بھیج دیا۔ اس خط میں حضرت مفتی صاحب نے حضرت مولانا محمد شریف جالندھری پر اظہار اعتماد فرمایا۔ اور آپ کی صلاحیتوں کو خراج تحسین پیش کیا جو اس خط سے واضح ہے۔ خط حضرت مفتی صاحب کی بزرگی اور معاملہ فہمی کا آئینہ دار ہے۔ حضرت مولانا محمد شریف بہاول نگر گئے۔ دونوں جماعتوں کے ساتھیوں کو اکٹھا کیا اور معاملہ ختم ہوگیا۔ دونوں جماعتیں پھر نئے ولولہ و باہمی محبت سے مالا مال ہوگئیں۔ الحمدللہ آج بھی جمعیت علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ اکابرین میں وہی محبت و اخلاص باہمی یگانگت اور مثالی تعاون کا جذبہ کارفرما ہے۔ حضرت مفتی مرحوم قبلہ کا خط پڑھیں۔ اور اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔

مفتی محمود
رکن قومی اسمبلی پاکستان
ناظم عمومی کل پاکستان جمعیت علماء اسلام
ڈیرہ اسماعیل خان

نمبر ________

تاریخ ________

مخدوم و مکرم جناب مولانا محمد شریف صاحب جالندھری زید مجدکم

سلام مسنون۔ مزاج گرامی۔

گذارش ہے۔ کہ بہاولنگر سے جمعیۃ کے ذمہ دار حضرات نے مسئلہ خط میں مجھے بھیجا ہے۔ خط مرسلہ ملاحظہ فرمالیجئے۔ آپ وہاں جا کر مسئلہ کو اس طرح طے فرمائیں کہ جمعیۃ علماء اسلام۔ اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے درمیان اعلیٰ تعاون کا حصول ہو۔ جو باہمی تعاون جاری ہے۔ اس کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔ اور دونوں کی جماعتی حیثیت برقرار رہے۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ اپنی خداداد صلاحیت سے اس پیچیدہ مسئلہ کو حل فرمالیں گے۔

والسلام
محمود

۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں امت مسلمہ کا اتحاد مثالی تھا۔ دیوبندی، بریلوی، شیعہ، اہل حدیث۔ تیرہ حضور پہنچے تو ایک ہوئے۔ کا عملی نمونہ تھے۔ تب حضرت بنوری آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے امیر تھے۔ اتحاد کی یہ کیفیت ۱۹۷۷ء کی تحریک میں بھی تھی۔ ۱۹۷۷ء حضرت بنوری کا وصال ہوا۔ تو مجلس عمل ملتان نے تعزیتی جلسہ کا اہتمام کیا۔ حضرت مولانا حامد علی خان، بریلوی مکتب فکر کے ملتان میں چوٹی کے رہنما تھے۔ اور تحریک ۷۷ء کے ملتان میں ہیرو اور بے تاج بادشاہ تھے۔ بیماری کے باعث جلسہ میں عدم شرکت کے لئے ذیل کا والانامہ مجلس عمل ملتان کے راہنما۔ حکیم سید انور شاہ مرحوم کو تحریر فرمایا۔

مولانا حامد علی خانؒ مجددی

مہتمم مدرسہ اسلامیہ خیر المعاد
دائرۂ مجددیہ چوک ملک مراد ملتان

نمبر: ..
تاریخ: ...... ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۷ء

مکرمی و محترمی جناب حکیم انور صاحب۔ عنایت فرما۔ سلام مسنون!

حضرت العلامہ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مرحوم کی یاد میں جو اجلاس منعقد ہو رہا ہے، اس میں اس ناچیز کو بھی دعوت شرکت دی گئی تھی۔ جس کا بہت بہت شکریہ۔ لیکن میں بوجہ علالت حاضری سے قاصر ہوں۔

حضرت مولانا مرحوم جلیل القدر محدث اور جید عالم تھے۔ ساری زندگی درس و تدریس میں گزاری اور دین کی خدمت میں گزار دی۔ ان کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ ان کی صدارت میں تحریک ختم نبوت (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) چلی جو پاکستان میں مسلمانوں کی فتح کا باعث بنی اور یہ تحریک کامیاب ہوئی۔ اسی قحط الرجال میں مولانا کی رحلت کا سانحہ ایسا ہے جس کی تلافی ناممکن نظر آتی ہے۔ میں مولانا کے لئے دعا کرتا ہوں اور ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔ والسلام
حامد علی

*

حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ عالم دین۔ اور ہندو پاک کے ایک عظیم دینی رہنما تھے۔ حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری کے علوم کے وارث تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں شیخ التفسیر کے منصب پر رہے۔ ڈابھیل کے جامعہ اسلامیہ کو اپنے علوم سے فیض یاب فرمایا۔ قلات کے وزیر مصارف رہے۔ بہاول پور جامعہ اسلامیہ کے شیخ التفسیر رہے۔ (تب حضرت مولانا سید احمد شاہ کاظمی جامعہ کے شیخ الحدیث تھے۔) حضرت افغانی ہر سال چنیوٹ کی ختم نبوت کانفرنس میں شریک ہوتے تھے۔ ذیل کے دو خطوط (جو کسی وضاحت کے محتاج نہیں) ملاحظہ فرمائیں۔

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔ ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ منعقدہ ۲۶، ۲۷ [illegible]
کی دعوت شرکت میں نے قبول کیا تھا اور شمولیت کو موجب سعادت سمجھ کر تیار ہو چکا تھا لیکن عجیب ایسی
بیماری پیش آئی کہ سفر ملتوی کرنا پڑا۔ اب صرف جناب صدر محترم مجلس تحفظ ختم نبوت کی خواہش پر اپنا یہ چند
نامکمل تاثرات حاضری کے بجائے بھیج رہا ہوں۔ ملت اسلامیہ کی چودہ سو سالہ تاریخ اور موجودہ حالات شاہد ہیں کہ اس ملت کی حیات
وحدت فکر و عقیدہ اور وحدت عمل سے وابستہ رہی ہے اگر دینی افکار و عقائد بالخصوص بنیادی عقائد میں
انتشار پیدا کیا گیا جیسے سابقہ علمی انتشار کا پیدا ہونا لازمی امر ہے تو پھر اس ملت کی وحدت پارہ
پارہ ہو کر ختم ہو جاتی ہے اور موت سے ہم آغوش ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وحدت عقیدہ و فکر ہی وہ
مقصد مشترک ہے جو اپنی کشش اور جاذبیت کی وجہ سے افراد ملت کو تحفظ ملت اور دشمن کے مقابلہ میں
ہر مالی و جانی قربانی پر آمادہ کرتا ہے اور ہر فرد جب اس مقصد کے تحفظ کیلئے فدائیت اور جہاد
کی روح سے سرشار ہوتا ہے۔ اگر ملت سے وحدت اور جہاد دونوں چیزیں ختم ہو جائیں تو وہ ایک مردہ لاش ہے
دشمنان اسلام نے اس حقیقت کو معلوم کر کے اسلام کے بنیادی عقائد پر بھی ضرب لگائی اور روح جہاد ختم
کرنے کی بھی کوشش کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اس تخریبی عمل سے ملت کو بچانے اور زندہ رکھنے
کی کوشش کرتی ہے اور وحدت ملت اور روح جہاد کی روح کو زندہ رکھنے کیلئے کوشاں ہے
وہ سر عظیم اور بنیادی مقصد جس سے ملت اسلامیہ کی حیات اور موت کا تعلق ہے اس مجلس کی خدمت اپنی نوعیت
کے لحاظ سے بے مثال ہے لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اس اہمیت کا پورا احساس نہیں کیا ملت اسلامیہ
کے لیے ختم نبوت کا عقیدہ جو شکل میں تمام مسلمانوں کے لئے مرکز روح کی ہے اور جو ہر جہاد
کی عملی شکل ہے خصوصاً پاکستان کی سالمیت اور بقاء کیلئے تو بیحد ضروری ہے اب دونوں کے خلاف
جو تحریک ہو ملک اور اسلام دشمنوں کیلئے خطرناک ہے خواہ مرزائیت ہو یا دہریت کی تحریک چلائی
[illegible]
بحرے [illegible]
خداوند تعالیٰ ہم کو توفیق دے کہ ہم تعمیری اور تخریبی عمل میں فرق پہچان لیں تاکہ ملت اسلامیہ کی وحدت کی حفاظت
کا تحفظ ہو سکے اور تخریب کا انسداد ہو سکے اور ملی نظریاتی عقیدہ ختم نبوت کا [illegible] کی [illegible]

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ
۲۲ دسمبر

حیات حضرت مسیح علیہ السلام کی احادیث

از حضرت مولانا لال حسین اختر

(۱) عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ والذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیہ و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد ...... ثم یقول ابوھریرہ فاقرء وان شئتم وان من اھل الکتب الا لیومنن بہ قبل موتہ (بخاری ص ج۱ ۴۹۰۔ مسلم ص۸۷ ج ۱)

ابن ماجہ ص ۳۸ مسند احمد ج۲ ص۴۰۶ (مشکوہ باب نزول مسیح علیہ السلام)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے البتہ ضرور بضرور تم میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے حاکم اور عادل ہونگے صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کرینگے اور لڑائی کو موقوف کردیں گے اور مال بکثرت تقسیم کرینگے یہاں تک کہ مال قبول کرنے والا نہ رہے گا حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا اگر تم اسکی تائید قرآن کریم سے چاہو تو یہ پڑھو اور اہل کتاب میں سے کوئی نہ رہے گا مگر ضرور بضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے قبل ان پر ایمان لائے گا اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان پر گواہ ہونگے۔

(۱) اس حدیث میں مرزا کے اصول کے مطابق کسی قسم کی کوئی تاویل نہیں ہوسکتی کیونکہ حضرت نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائی ہے۔ مرزا نے لکھا ہے:۔

القسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاہرلا تاویل فیہ ولا استثنا

(حمامۃ البشریٰ ص۱۴ و ص۱۹)

(۲) حضرت ابوہریرہؓ نے بہت سے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے سامنے اس حدیث اور آیت سے حیات حضرت مسیح علیہ السلام پر استدلال فرمایا لیکن کسی صحابیؓ نے اس قول کی تردید نہیں کی۔ ثابت ہوا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حیات حضرت مسیح علیہ السلام پر اجماع ہوگیا تھا۔

(۳) کیا مسیح سوروں کو ماریگا؟ جب حضور ﷺ نے قسم کھائی تو اس حدیث میں تاویل نہیں ہوسکتی۔ حکم وعدل۔ کسر صلیب۔ قتل خنزیر۔ یفیض المال سب کے حقیقی معنی ہونگے۔ ابن مریم کا بھی حقیقی مصداق ہوگا۔ تاویل نہ ہوگی۔ ضروری "سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ میں آسمان سے اترا ہوں (فتح اسلام ص ۹)

(۴) مرزا نے اس حدیث کی تصدیق مندرجہ ذیل کتابوں میں کی ہے----

حمامۃ البشریٰ ص ۷ ۲/۱۴ تحفہ گولڑویہ ص ۱۴۰ شہادت القرآن ص ۱۰)

(۲) عن عبداللہ ابن عمر وقال رسول اللہ ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فیتز وج ویولدلہ و یمکث خمساً و اربعین سنۃً ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکرو عمر (مشکوۃ ج۲ ص ۴۸۰ باب نزول مسیح علیہ السلام مواہب الدنیہ ص ۳۸۲ ج۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام زمین پر نازل ہوں گے پھر شادی کریں گے اور انکی اولاد بھی ہوگی اور پنتالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور میرے مقبرہ میں دفن کیئے جائیں گے پھر قیامت کے دن میں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی مقبرے سے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان کھڑے ہوں گے۔

(تصدیق مرزا۔۔۔۔۔۔ نزول المسیح ص ۴۷ حقیقۃ الوحی ص ۳۰۷ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)

اعتراض۔۔۔۔۔۔ قبر سے مراد روحانی قبر ہے۔ کیا حضور نبی کریم ﷺ کی قبر پھاڑ کر مسیح کو اس میں دفن کرو گے؟

جواب:۔ نمبر۱۔ قبر معنی روضہ ہے۔ من زار قبری وجبت لہ شفاعتی (الحدیث)

نمبر۲۔ خود حضرت نبی کریم ﷺ نے قبر بمعنی مقبرہ بتائے ہیں۔

عن عائشۃ قالت قلت یارسول اللہ انی اری انی اعیش بعدک فیتاء ذن ان ادفن الی جنبک فقال وانیٰ لی بذالک الموضع مافیہ الا موضع قبری وقبر ابی بکر و عمر و عیسی ابن مریم (کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد جلد ۶ ص ۵۷)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ شاید میں آپ ﷺ کے بعد زندہ رہوں۔ آپ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ آپ ﷺ کے پہلو میں دفن ہو سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اسلئے کہ وہاں تو صرف میری قبر۔ ابوبکرؓ و عمرؓ اور عیسیٰ ابن علیہ السلام کی قبروں کی جگہ ہے۔

نمبر۳۔ فی بمعنی مع ہیں۔ فرج علی قومہ فی زینتہ (القصص ۸۰/۲۸) اے مع زینتہ۔ قارون کے متعلق تھے۔

نمبر۴۔ فی سے مراد کبھی قرب ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا بورک من النار (نمل ۷ ۲ نمبر ۸ یعنی موسیٰ علیہ السلام پر برکت نازل کی گئی جو آگ کے قریب تھا نہ کہ اندر، علامہ رازی فرماتے ہیں۔ وھذا اقرب لان القریب من الشیٔ قد یقال انہ فیہ (تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۴۳۶)

نمبر۵۔ فی ظرفیت کے لئے آتا ہے۔ کبھی مصاحبت کے لئے آتا ہے۔ کبھی علی کے معنی میں آتا ہے کبھی الی کے معنی کے لئے آتا ہے۔ کبھی تعلیل کے لئے آتا ہے۔ (بیان القرآن محمد علی مرتد ص ۱۷۴۴)

مرزا کے معنی

نمبر۱ "اس حدیث کے معنی ظاہر پر ہی حمل کریں تو ممکن ہے کہ کوئی مثیل مسیح ایسا بھی آجائے جو انحضرت ﷺ کے روضہ کے پاس دفن ہو" (ازالہ ص ۱۹۶/۴۰۷)

نمبر۲۔ حضرت ابوبکر و عمر کو یہ مرتبہ ملا کہ انحضرت ﷺ سے ایسے ملحق ہو کر دفن کئے گئے کہ گویا ایک ہی قبر ہے" (نزول المسیح ص ۴۷)

(۳) ینزل عیسی ابن مریم علیہ السلام عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق فیدرکہ عند باب لد فیقتلہ (مسلم ص ج۲ ۴۰۱ ابن ماجہ ص۳۰۶ (ابو داؤد شریف باب خروج الدخال مترجم جلد سوم ص۳۳۷)

تصدیق از مرزا ۔۔۔ پھر فرمایا جس وقت وہ اترے گا اس وقت اس کی زرد پوشاک ہوگی اور دونوں ہتھیلی اس کی دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہونگی ۔۔۔۔ پھر حضرت ابن مریم، دجال کی تلاش میں نکلیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا کر پکڑلیں گے اور قتل کر ڈالینگے۔ (ازالہ اوہام ص ۹۳/۲۲۰)

(۲) "اب یہ بھی جاننا چاہیئے کہ دمشق کا لفظ جو مسلم کی حدیث میں وارد ہے۔ یعنی صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید مشرقی کے پاس اترینگے" (ازالہ ص ۶۳/۲۸)

(۴) عن الحسن قال قال رسول اللّٰہ للیھود ان عیسیٰ لم یمت وانه راجع الیکم قبل یوم القیامة . (در منشور جلد۲ ص۳۶ ابن جریر جلد ۳ ص۱۸۳)

ترجمہ:۴۔ حضرت حسنؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود سے فرمایا کہ البتہ تحقیق حضرت عیسیٰ فوت نہیں ہوئے اور وہ قیامت سے پہلے تمہارے پاس لوٹ کر آنے والے ہیں۔

(۱) یہ حدیث حضرت امام حسین بصری نے بیان کی ہے جو ہزارہا اولیاء کرام اور مجددین کے پیشوا ہیں۔

(۲) اس حدیث کو امام جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر درمنشور میں درج کیا ہے۔ امام سیوطی نویں صدی کے مجدد تھے۔ مرزا نے ان کے متعلق لکھا ہے۔

"وہ صحیح اور ضعیف حدیث میں براہ راست رسول کریم ﷺ سے ملاقات کر کے فرق معلوم کر لیا کرتا تھا اور حضور ﷺ سے تصحیح احادیث کیا کرتا تھا" (ازالہ ص ۶۶/۱۵۱)

اعتراض..... یہ حدیث مرسل ہے۔

جواب نمبرا۔ یہ کہنا کہ ہم اسی قول کو حدیث کہیں گے جس کا اسناد آنحضرت ﷺ تک پہنچتا ہو یعنی وہ مرفوع متصل ہو یہ اور جہالت ہے۔ کیا جو منقطع حدیث ہو اور مرفوع متصل نہ ہو وہ حدیث نہیں کہلاتی" (تحفہ غزنویہ ص ۳۸ص از مرزا) جواب نمبر۲۔ تہذیب الکمال للمزی میں حضرت حسن بصری کا قول ہے۔

کل شئ سمعتنی اقول فیه قال رسولؐ فھو عن علی ابن ابی طالب غیر انی فی زمان لا استطیع ان اذکر علیاً (حجاج دشمن آل رسول کے زمانہ میں تھے)

(۵) حضرت ربیع فرماتے ہیں کہ نجران کے عیسائی حضرت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مناظرہ کیا...... منجملہ اور دلائل کے حضور ﷺ نے فرمایا:۔

یاتی علیه الفنا ۔ (درمنشور ابن جریر جلد ۳ ص۱۰۱ خازن التصریح ص۲۳۶)

قال الستم تعلمون ان ربنا حی لا یموت وان عیسیٰ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نجران کے عیسائیوں کو حیات پر منجملہ یہ دلیل بھی دی۔ فرمایا کیا تم نہیں جانتے بے شک ہمارا رب زندہ ہے کبھی فوت نہ ہوگا اور یکی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ پر فنا (موت) آئے گی۔

(۱) اس حدیث کو نقل کیا حضرت امام جلال الدین سیوطی نے درمنشور میں وہ نویں صدی کے مجدد تھے اور وہ صحیح اور ضعیف حدیث میں حضور ﷺ سے ملاقات کر کے فرق معلوم کر لیتے تھے۔ بچھتر دفعہ حالت بیداری میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ (ازالہ ص ۶۶/۱۵۱)

بقیہ از ص ۲۱

لقد همت به وهم بهالولا ان رابرهان ربه

کے متعلق عربی زبان کی سب سے مستند کتاب لسان العرب میں ابو عبیدہ کا قول منقول ہے کہ اس آیت میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی مطلب یہ ہے لولاان رأبرھان ربہ ھم بھا اگر یوسف اپنے رب کی صریح دلیل نہ دیکھ چکا ہوتا تو اس کا ارادہ کرلیتا۔ اس آیت میں

ھم بھا کا تعلق لولا برھان ربہ سے ہے اور اس کی ترکیب ایسی ہی ہے جیسی اس آیت کی

ان کادت لتبدی به لولا ان ربطنها علی قلبها (پ۲۰ القصص ۲۸ نمبر ۱۰)

قریب تھا کہ موسیٰ ماں اس راز کو ظاہر کر دیتی اگر ہم (اللہ تعالیٰ) اس (موسیٰ کی ماں) کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے پس ہمبھا لولا برھان ربہ میں مقصود یوسف علیہ السلام کے حق میں "ھم" کا ثابت کرنا نہیں بلکہ "ھم" کی نفی کرنا ہے اس لئے اس آیت کا ترجمہ یوں ہے کہ عورت نے یوسف کا ارادہ کیا اور یوسف بھی عورت کا ارادہ کرلیتا اگر اپنے پروردگار کی حجت و قدرت نہ دیکھ لیتا۔

بقیہ از ص ۲۷

مولانا لال حسین اختر نے انگلستان کے مسلمانوں کو بیدار کیا منظم کیا اور مسجد کو مرزائیوں کے قبضہ سے آزاد کرانے کی تحریک شروع کی وہ تحریک خدا کے فضل و کرم سے کامیاب ہوئی اور مسجد پر مرزائیوں کا نوئے سالہ پرانا قبضہ ختم ہوا اور اب وہ مسجد مسلمانوں کی رشد و ہدایت کا مرکز بن گئی ہے۔ اس مسجد کا اہتمام اور انتظام اب پاکستان کے سفیر اور اس کی بنائی ہوئی ایک کمیٹی کے سپرد ہے۔

اس کے علاوہ مولانا نے ہڈر سفیلڈ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے لیئے ایک عظیم بلڈنگ خرید کراسے مجلس کا مرکز بنایا جو الحمدللہ اب قائم ہے۔ اور مجلس کی لاکھوں روپیہ کی جائیداد ہے اور جہاں سے یورپ اور دوسرے تمام ملکوں کے مشنوں اور کام کو کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ اسی دورے میں آپ فجی آئی لینڈ تشریف لے گئے وہاں چھ ماہ قیام کیا وہاں کے مسلمانوں کو منظم کیا قرآن مجید اور عربی علوم کی درس گاہوں کا اہتمام کیا وہاں سے طلبہ کو باہر بھجوا کر دینی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا کیا۔ الحمدللہ فجی آئی لینڈ کے فاضل طالب علم قادر بخش صاحب جو فیصل آباد کی زرعی یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں کے توسط اور کوشش سے اب درجنوں طلبہ پاکستان میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں مولانا لال حسین اختر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ۲۱ اپریل ۷۱ء سے ۱۱ جولائی ۷۳ء تک امیر رہے۔

قادیانیوں کی فرم "شیزان" کی مصنوعات
کا بائیکاٹ دین دوستی کا ثبوت ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

بقیہ از ص ۱۴

عزو جل پیش کیئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے سرخ سیاہی سے دستخط فرمائے اور بوقت کشف میرے پاس میرا ایک مرید عبداللہ نامی بھی موجود تھا۔ پھر خدا تعالیٰ نے قلم کو جھٹکا تو اسکے قطرات میرے اور میرے مرید عبداللہ کے کپڑوں پر پڑے جب حالت کشف ختم ہوئی تو حقیقتاً میرے اور میرے مرید کے کپڑے سیاہی آلود تھے حالانکہ ہمارے پاس کوئی سرخ رنگ موجود نہ تھا۔

اسی طرح مرزا غلام احمد اپنے معجزات کی تعداد سرکار دو عالم ﷺ کے معجزات سے زیادہ بتلاتا ہے۔ یہ فرقہ ختم نبوت کے انکار میں بہت سی قرآنی آیات کی غلط تاویلات کرتا ہے۔ اسلئے جملہ عالم اسلام پر عموماً اور علماء پر خصوصاً لازم ہے کہ وہ محبت، تحریر، تلوار و نیزہ غرض ہر طریق سے اس گمراہ فرقہ کا مقابلہ کریں تاکہ انکا ہر وہ فریب چاک ہو اور مسلمانوں پر ان کے صحیح حالات ظاہر ہوں کہ یہ اپنے ضمیر کو بیچ چکے ہیں اور مسلمانوں سے صف آراء ہیں اور مخالفین اسلام و مسلمان سے اپنی محبت و خلوص کا اظہار کر چکے ہیں.......

ان کے کفر والحاد اور تردید مذہب پر علماء نے بہت سی کتب تالیف کی ہیں۔ ان کے اپنے دعاوی اور نظریات و تحریرات کا مطالعہ انکی تردید کیلئے کافی ہے.......

میرا عقیدہ ہے کہ ان کے حالات سے واقف شخص ان کے کفر میں قطعاً شک نہیں کریگا۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔ عبداللہ بن حمید صدر مسجد حرم

بقیہ از ص ۱۲

حضرت مسیح علیہ السلام کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے کئی لوگوں نے مسیح ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنا تھا جن میں سے کئی جھوٹے مسیح ہو چکے ہیں اور شاید آئندہ بھی جھوٹا مسیح اور جھوٹا نبی کا دعویٰ کرنے والے پیدا ہوں جیسا کہ بائیبل میں پیشگوئی ہے۔

"یسوع نے ان سے کہنا شروع کیا خبردار کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے ہے۔ بہترے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ وہ میں ہی ہوں۔ اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے" (انجیل مرقس باب ۱۳ ورس ۶، ۷)

"کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور نشان اور عجیب کام دکھائیں گے تاکہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کردیں"۔ (انجیل مرقس باب ۱۳ ورس ۲۱، ۲۲)

قرآن مجید میں یا کسی حدیث میں یا گزشتہ پونے چودہ سو سال میں کسی صحابی کسی تابعی کسی محدث کسی مفسر یا کسی مسلمان کا قول نہیں کہ ۔۔۔۔۔۔ مسیح علیہ السلام فوت ہو کر زمین میں دفن ہو گئے تھے۔ ان کا کوئی مثیل دنیا میں آئے گا ۔۔۔۔۔۔ لہذا وفات مسیح علیہ السلام کا عقیدہ قرآن مجید حدیث شریف اور اجماع امت کے خلاف ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حیات حضرت مسیح علیہ السلام کے عقیدہ پر قائم رکھے۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔ لال حسین اختر ناظم اعلیٰ مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت ملتان۔ پاکستان۔ حال وارد دفتر فیجی مسلم لیگ لٹوکا۔

درود شریف ابراہیمی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

فہرست کتب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ۔جدید ایڈیشن	جناب پروفیسر الیاس برنی رحمۃ اللہ علیہ	150
2	تحفہ قادیانیت جلد اول	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	100
3	تحفہ قادیانیت جلد دوئم	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	100
4	تحفہ قادیانیت جلد سوئم	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	170
5	تحفہ قادیانیت انگلش	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	200
6	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و نزول کا عقیدہ مجددین و اکابرین کی نظر میں	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی	40
7	رئیس قادیان	حضرت مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری رحمۃ اللہ علیہ	100
8	ہدیۃ المہدیین (عربی)	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ	15
9	التصریح بما تواتر فی نزول المسیح (عربی)	حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ	50
10	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	حضرت مولانا صاحبزادہ طارق محمود صاحب	100
11	احتساب قادیانیت	حضرت مولانا لال حسین اختر رحمۃ اللہ علیہ	70
12	قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	50
13	تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء (جلد سوم)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	120
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
15	"تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسولؐ کی سزا"	جناب ساجد اعوان صاحب	150
16	کلمہ فضل رحمانی	جناب قاضی فضل احمد گرداسپوری	25
17	ہائیکورٹ لاہور کا فیصلہ	چیف جسٹس خلیل الرحمن صاحب	10
18	ہرچہ گویم حق گویم	جناب سید محمد امین گیلانی صاحب	10
19	مسئلہ کشمیر اور فتنہ قادیانیت	جناب حافظ عبید الرحمن صاحب	10

(نوٹ) کتابوں کی قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے۔وی۔پی نہ ہوگی۔ڈاک خرچہ بذمہ دفتر

ملنے کا پتہ

ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون 514122

بارھویں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

سالانہ

ختمِ نبوت کانفرنس

برمنگھم

بمقام جامع مسجد برمنگھم
۱۸۰ بیلگریو روڈ برمنگھم

صبح 9 بجے تا شام 7 بجے

مورخہ ۱۰ اگست
۱۹۹۷ء بروز اتوار

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت

کانفرنس کے چند عنوانات

مسئلہ ختم نبوت ☆ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام ☆ مسئلہ جہاد ☆ قادیانیت کے عقائد وعزائم ☆ مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور ان کی دہشت گردی ☆ کانفرنس میں جوق درجوق شرکت فرما کر ثابت کریں کہ ہم قادیانیت کو پنپنے نہیں دیں گے اور ان کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت 35 اسٹاک ویل گرین لندن۔ ایس ڈبلیو 9,9 ایچ زیڈ یو کے
فون: 8199 - 737 - 071